سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ
اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ
جَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ②
ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③
وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ
مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا
عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ
وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ
وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ⑥
اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِیَدْخُلُوا
الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ⑦

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے

سورت کے مقاصد: اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ کو ثابت قدم رکھنا، واضح دلائل کے ذریعے سے آپ کی تائید کرنا اور مدد و ثابت قدمی کی آپ کو بشارت دینا۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ پاک اور اپنی قدرت کی وجہ سے اتنا عظیم ہے کہ اس کے سوا کوئی اس جیسی قدرت و طاقت نہیں رکھتا۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنے بندے محمد ﷺ کو روح اور جسم کے ساتھ بحالتِ بیداری رات کے ایک حصے میں مسجد الحرام سے اس مسجد بیت المقدس تک سیر کرائی جس کے آس پاس کی سرزمین کو ہم نے مختلف پھلوں، فصلوں اور انبیاء علیہم السلام کے گھروں سے برکت دی۔ تاکہ وہ اللہ کی قدرت کی دلیل بننے والی ہماری بعض نشانیاں دیکھیں۔ بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا ہے اور کوئی سنی جانے والی آواز اس سے چھپی نہیں۔ سب کچھ دیکھنے والا ہے کہ کوئی دیکھی جانے والی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(2) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی اور اسے بنی اسرائیل کی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بنایا اور ہم نے بنی اسرائیل سے کہا: میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ جس کے سپرد تم اپنے معاملات کرو بلکہ مجھ اکیلے ہی پر بھروسا کرو۔

(3) تم ان لوگوں کی نسل سے ہو جنھیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ طوفان میں غرق ہونے سے نجات دے کر ان پر انعام کیا، لٰہذا تم اس انعام کو یاد کرو، اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کر کے اس کا شکر ادا کرو اور اس بارے میں نوح علیہ السلام کی پیروی کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے تھے۔

(4) ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی اور انھیں تورات میں بتایا کہ تم نافرمانیوں اور سرکشی کی وجہ سے زمین میں دوبار فساد برپا کرو گے اور حد سے گزرتے ہوئے لوگوں پر بہت زیادہ ظلم اور زیادتیاں کرو گے۔

(5) پھر جب ان کی طرف سے پہلا فساد برپا ہوا تو ہم نے ان پر اپنے ایسے بندے مسلط کیے جو نہایت قوت اور سخت گرفت والے تھے جو انھیں قتل کرتے اور تتر بتر کرتے تھے حتی کہ ان کے گھروں میں گھس کر ہر اس چیز کو برباد کرتے جو ان کے سامنے آتی اور اللہ کا یہ وعدہ ہر صورت میں پورا ہونا ہی تھا۔

(6) اے بنی اسرائیل! پھر جب تم نے اللہ کے حضور توبہ کی تو ہم نے تمھیں دوبارہ ان لوگوں پر غلبہ اور حکومت دی جنھیں تم پر مسلط کیا گیا تھا۔ ہم نے مال چھن جانے کے بعد دوبارہ تمھاری مالوں کے ذریعے سے مدد کی اور تمھاری اولاد کے قیدی بن جانے کے بعد اولاد عطا کی اور تمھیں تمھارے دشمن کے مقابلے میں کثیر تعداد والا بنا دیا۔

(7) اے بنی اسرائیل! اگر تم اپنے اعمال اچھے کرلو اور انھیں اس طریقے کے مطابق کرو جس کا مطالبہ کیا گیا ہے تو اس کا فائدہ خود تمھیں ہوگا۔ اللہ تو تمھارے اعمال سے بے نیاز ہے۔ اگر تمھارے اعمال برے ہوئے تو ان کا وبال بھی تم پر ہے۔ اللہ کو تمھارے نیک اعمال کا کوئی فائدہ ہے نہ برے اعمال کا کوئی نقصان، پھر جب تم نے دوسری مرتبہ فساد کیا تو ہم نے تمھیں رسوا کرنے کے لیے تمھارے دشمن تم پر مسلط کیے اور یہ کہ وہ تمھارے ساتھ ایسا توہین آمیز سلوک کریں جس کے برے اثرات تمھارے چہروں پر نمایاں ہوں اور تاکہ وہ بیت المقدس میں داخل ہوں اور اسے اسی طرح خراب کردیں جیسے انھوں نے پہلی مرتبہ اس میں داخل ہو کر اسے برباد کیا اور وہ جن شہروں پر غالب آئیں، انھیں پوری طرح تباہ و برباد کردیں۔

فوائد: ❀ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ میں اشارہ ہے کہ یہ اسلامی حکومت میں داخل ہوگا کیونکہ مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد کہلاتی ہے۔

❀ شکر کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور شکر گزار انبیاء و رسل علیہم السلام کی پیروی کرنے کا بیان ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور دستور ہے کہ وہ فساد کرنے والوں پر ان لوگوں کو مسلط کرتا ہے جو انھیں فساد سے روکتے ہیں تاکہ اصلاح کے حوالے سے اللہ کی حکمت و مصلحت ثابت ہو جائے۔

❀ اس امت کو نافرمانیوں والے کام کرنے سے ڈرایا گیا ہے تاکہ ان پر آزمائش کا وہ دور نہ آئے جس سے بنی اسرائیل گزرے کیونکہ اللہ کا قانون ایک ہی ہے جو بدلتا ہے نہ ٹل سکتا ہے۔

وقف لازم
عَسٰی رَبُّكُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَكُمۡ ۚ وَاِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ
لِلۡكٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا ﴿٨﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَهۡدِیۡ لِلَّتِیۡ هِیَ اَقۡوَمُ وَ
یُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَبِیۡرًا ۙ﴿٩﴾
وَّاَنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿١٠﴾ ع 1 10 1
وَیَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَیۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿١١﴾
وَجَعَلۡنَا الَّیۡلَ وَالنَّهَارَ اٰیَتَیۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰیَةَ الَّیۡلِ وَجَعَلۡنَاۤ اٰیَةَ
النَّهَارِ مُبۡصِرَةً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَلِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ
وَالۡحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَیۡءٍ فَصَّلۡنٰهُ تَفۡصِیۡلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ
طٰٓئِرَهٗ فِیۡ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخۡرِجُ لَهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلۡقٰىهُ مَنۡشُوۡرًا ﴿١٣﴾
اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰی بِنَفۡسِكَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡكَ حَسِیۡبًا ﴿١٤﴾ ؕ مَنِ اهۡتَدٰی فَاِنَّمَا
یَهۡتَدِیۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿١٥﴾ وَاِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ
اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡیَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِیۡهَا فَفَسَقُوۡا فِیۡهَا فَحَقَّ عَلَیۡهَا
الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِیۡرًا ﴿١٦﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ
بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ وَكَفٰی بِرَبِّكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِیۡرًاۢ بَصِیۡرًا ﴿١٧﴾

(8) اے بنی اسرائیل! اگر تم اللہ کے حضور توبہ کرو اور اپنے عمل اچھے کر لو تو امید ہے کہ اس سخت انتقام کے بعد تمھارا پروردگار تم پر رحم کرے گا۔ اگر تم نے تیسری مرتبہ یا اس سے زیادہ بار فساد کیا تو ہم بھی تم سے بار بار بدلہ لیں گے۔ ہم نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم کو اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے جس سے وہ الگ نہیں ہوں گے۔

(9) بلاشبہ محمد رسول اللہ (ﷺ) پر نازل ہونے والا یہ قرآن سب سے اچھے راستے کی راہنمائی کرتا ہے اور وہ ہے اسلام کا راستہ۔ یہ اللہ پر ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسی بات کی خبر دیتا ہے جو انھیں خوش کر دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے عظیم ثواب ہے۔

(10) جو لوگ قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے، قرآن انھیں ایسی خبر دیتا ہے جو انھیں نہایت بری لگتی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے ان کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(11) انسان جہالت کی بنا پر غصے کے وقت اپنے آپ کو، اپنی اولاد کو اور اپنے مال کو بددعائیں دیتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے وہ اپنے لیے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتا ہے، چنانچہ اگر ہم اس کی یہ بددعائیں قبول کر لیں تو یقیناً وہ ہلاک ہو جائے اور اس کا مال اور اولاد تباہ ہو جائے۔ انسان پیدا ہی جلدباز ہوا ہے اور اسی لیے کبھی وہ نقصان دہ چیز بھی جلدی مانگ لیتا ہے۔

(12) ہم نے رات اور دن ایسی دو علامتیں پیدا کی ہیں جو اپنے لمبے اور مختصر دورانیے اور سرد و گرم درجۂ حرارت میں اختلاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کی دلیل پیش کرتی ہیں، چنانچہ ہم نے رات کو آرام اور نیند کے لیے تاریک بنایا اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اس میں اللہ کا رزق تلاش کرو جو اس نے اپنے فضل سے تمھارے مقدر میں کر دیا ہے اور تم دن رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے سے برسوں کی گنتی معلوم کرو اور مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کے جس حساب کی تمھیں ضرورت ہے، وہ کر سکو۔ چیزوں کو واضح کرنے اور حق کو باطل سے نمایاں کرنے کے لیے ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ (13) ہم نے ہر انسان کے کیے گئے عمل کو اس طرح اس کے ساتھ لگا دیا ہے جیسے ہار گردن کے ساتھ چپکا ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس وقت تک جدا نہ ہوگا جب تک اس عمل پر اس کا محاسبہ نہ ہو جائے۔ ہم قیامت کے دن اس کے سامنے ایک کتاب لائیں گے جس میں اس کے اچھے برے تمام اعمال ہوں گے جسے وہ اپنے سامنے پوری طرح کھلا ہوا پائے گا۔ (14) اس دن ہم اس سے کہیں گے: اے انسان! اپنی کتاب (اعمال نامہ) پڑھ اور اپنے اعمال پر اپنا خود ہی حساب کر۔ قیامت کے دن تو خود ہی اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ (15) جس نے ایمان کی ہدایت پائی تو اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا وبال بھی اسی پر پڑے گا۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہم کسی قوم کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک ان کی طرف اپنے رسول بھیج کر ان پر حجت قائم نہ کر لیں۔ (16) جب ہم کسی بستی کے ظلم کی وجہ سے اسے تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم وہاں کے ان لوگوں کو اطاعت گزاری کا حکم دیتے ہیں جنھیں نعمتوں نے مغرور بنا دیا تو وہ حکم کی تعمیل نہیں کرتے بلکہ نافرمانی کرتے ہیں اور اطاعت سے سرکشی کرتے ہیں، پھر ان پر ہماری جڑ سے اکھیڑ نے والے عذاب کی ہماری بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم انھیں مکمل تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ (17) کتنی ہی جھٹلانے والی قوموں کو ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد ہلاک کیا، جیسے: عاد اور ثمود! اور اے رسول! آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا کافی ہے۔ اس سے ان کا کوئی گناہ پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور ان پر انھیں بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ جو شخص قرآن کی ہدایت سے رہنمائی لے، وہ اپنے تمام معاملات میں سب لوگوں سے زیادہ کامل، سیدھا اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

❀ آل اولاد اور اپنی ذات کے لیے بددعائیں کرنے سے ڈرایا گیا ہے۔

❀ دن اور رات کی کمی بیشی، ان دونوں کا ایک دوسرے کے بعد آنا جانا اور دن کی روشنی اور رات کی تاریکی، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کے وجود اور کمال علم و قدرت پر دلالت کرتی ہیں۔

❀ یہ آیات شخصی جواب دہی کے نقطۂ آغاز کو ثابت کرتی ہیں جو کہ اللہ کی طرف سے عدل اور اس کی اپنے بندوں پر شفقت و مہربانی پر مبنی ہے۔

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ فِيۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِيۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا
لَهٗ جَهَنَّمَ‌ ۚ يَصۡلٰٮهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ۝۱۸ وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا
سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰۤٮِٕكَ كَانَ سَعۡيُهُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ۝۱۹ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَۤاءِ
وَهٰۤؤُلَۤاءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَ‌ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحۡظُوۡرًا ۝۲۰ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ
فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ‌ ؕ وَلَلۡاٰخِرَةُ اَكۡبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكۡبَرُ تَفۡضِيۡلًا ۝۲۱
لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا مَّخۡذُوۡلًا ۝۲۲ ع وَقَضٰى رَبُّكَ

2 ع 12 2

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ
اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا
كَرِيۡمًا ۝۲۳ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ۝۲۴ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِىۡ نُفُوۡسِكُمۡ‌ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا صٰلِحِيۡنَ
فَاِنَّهٗ كَانَ لِلۡاَوَّابِيۡنَ غَفُوۡرًا ۝۲۵ وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ
وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِيۡرًا ۝۲۶ اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ كَانُوۡۤا اِخۡوَانَ
الشَّيٰطِيۡنِ‌ ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوۡرًا ۝۲۷ وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ ابۡتِغَآءَ
رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا ۝۲۸ وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ
مَغۡلُوۡلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ۝۲۹

(18) جو نیکی کے کاموں سے صرف دنیاوی زندگی کا طلب گار ہو اور آخرت پر ایمان لائے نہ اس کی پروا کرے، تو ہم اسے یہاں فوراً وہ دیتے ہیں جو ہم چاہیں نہ کہ وہ نعمتیں جو وہ چاہے، یہ بھی اسے جس کو ہم دینا چاہیں، پھر ہم اس کے لیے جہنم مقرر کر دیتے ہیں جس میں وہ روزِ قیامت داخل ہو کر اس کی گرمی کا سامنا کرے گا جبکہ وہ اپنے دنیا منتخب کرنے اور آخرت کا انکار کرنے کی وجہ سے نہایت مذموم اور اللہ کی رحمت سے دھتکارا ہوا ہوگا۔ (19) جس نے نیکی کے کاموں سے آخرت کے ثواب کا ارادہ کیا اور اس کے لیے طلبِ شہرت اور دکھاوے سے دور رہ کر خوب محنت کی بشرطیکہ وہ ان چیزوں پر ایمان رکھتا ہو جن پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے تو ان صفات کے حامل لوگوں کی محنتیں اللہ کے ہاں قبول ہوں گی اور وہ انھیں ضرور ان کا صلہ دے گا۔ (20) اے رسول! ہم نیک و بد دونوں گروہوں کو آپ کے رب کے انعامات میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے مسلسل نوازے جا رہے ہیں اور دنیا میں کسی ایک سے بھی، چاہے وہ نیک ہو یا بد، آپ کے پروردگار کی بخشش روکی نہیں جاتی۔ (21) اے رسول! غور کریں کہ ہم نے دنیا میں مال و دولت اور مرتبوں میں انھیں کس طرح ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت تو نعمتوں کے درجات میں فرق اور فضیلت کے لحاظ سے دنیا کی زندگی سے کہیں زیادہ بڑی ہے، اس لیے مومن کو اس کا طلب گار ہونا چاہیے۔ (22) اے بندے! اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنا جس کی تو عبادت کرے ورنہ تو اللہ کے سامنے بھی قابلِ مذمت ہوگا اور اللہ کے نیک بندوں میں سے بھی کوئی تیری تعریف نہیں کرے گا۔ ایسا بے یار و مددگار اور رسوا ہوگا کہ کوئی تیرا مددگار نہ ہوگا۔ (23) اے بندے! تیرے رب نے تجھے حکم دیا ہے اور فرض کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور اس نے والدین سے حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے، بالخصوص جب وہ بوڑھے ہو جائیں، چنانچہ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تیری موجودگی میں بوڑھے ہو جائیں تو ایسی بات کر کے جوان سے تنگ پڑنے کی نشاندہی کرتی ہو، ان سے گھٹن محسوس نہ کرنا، نہ انھیں جھڑکنا اور نہ ان سے سخت بات کرنا، بلکہ ان سے نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرنا۔ (24) اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان سے تواضع سے پیش آنا اور یوں کہتے رہنا: اے میرے رب! انھوں نے بچپن میں جو میری پرورش کی، اس کے باعث ان پر رحم فرمانا۔ (25) اے لوگو! عبادت، نیک عمل اور والدین سے حسنِ سلوک کے بارے میں تمھارے دلوں میں اپنے پروردگار کے لیے جو اخلاص ہے، وہ اسے بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر عبادت میں اور والدین کے ساتھ برتاؤ وغیرہ میں تمھاری نیت اچھی ہے تو اللہ ان لوگوں کو بے حد بخشنے والا ہے جو اس کے حضور بار بار توبہ کرتے ہیں، چنانچہ جس نے اپنے رب کی اطاعت اور والدین کی فرمانبرداری کے بارے میں اپنی پچھلی زندگی کی کوتاہیوں پر توبہ کی، اللہ تعالیٰ اسے معاف کرنے والا ہے۔ (26) اے مومن بندے! اپنے قریبی رشتے دار کو صلہ رحمی سے اُس کا حق دو اور فقیر و محتاج کو بھی دو اور سفر میں جس کے اسباب ختم ہو جائیں، اس کو بھی دو اور اپنا مال گناہ، نافرمانی یا فضول خرچی میں ضائع نہ کرو۔ (27) بلاشبہ نافرمانی کے کاموں میں اپنے مال خرچ کرنے والے اور فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ وہ انھیں فضول خرچی اور اسراف کا جو حکم دیتے ہیں، وہ اس میں ان کی اطاعت کرتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔ وہ وہی کام کرتا ہے جو اللہ کی نافرمانی والا ہو اور اسی کام کا حکم دیتا ہے جس سے اس کا رب ناراض ہو۔ (28) اگر آپ انھیں دینے سے قاصر ہوں، اس لیے کہ آپ کے پاس انھیں دینے کے لیے کچھ نہ ہو جبکہ آپ اس انتظار میں ہوں کہ اللہ آپ کے لیے رزق فراخ کر دے گا، تو بھی آپ عمدگی اور نرمی سے انھیں بات سمجھا دیں، مثلاً: ان کے لیے رزق کے کھلا ہونے کی دعا کر دیں یا ان سے دینے کا وعدہ کر لیں کہ اگر اللہ نے مال دیا تو انھیں دیں گے۔ (29) آپ خرچ کرنے سے اپنا ہاتھ نہ روکیں اور نہ خرچ کرنے میں فضول خرچی سے کام لیں ورنہ آپ ملامت کا نشانہ بنیں گے۔ اگر آپ خرچ کرنے سے اپنا ہاتھ روکیں گے تو لوگ آپ کے بخل پر آپ کو ملامت کریں گے اور آپ کے اسراف کی وجہ سے بھی خرچ کرنے میں رکاوٹ آ جائے گی، پھر آپ کو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ملے گا۔

فوائد: ❀ آدمی کو چاہیے کہ طاقت کے مطابق خیر اور بھلائی کے کام کرے اور جس کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ کرنے کی نیت رکھے تاکہ اس پر بھی اسے ثواب ملے۔ ❀ دنیا کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے پر بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دنیا بعض اوقات اس کو بھی حاصل ہوتی ہے جو مومن نہیں ہوتا اور اس کا انجام اللہ کے عذاب کی طرف لوٹنا ہوتا ہے۔ ❀ والدین سے حسنِ سلوک فرض اور ضروری ہے۔ والدین کی عظیم فضیلت کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کی شکر گزاری کو اپنی شکر گزاری کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔ ❀ اسلام فضول خرچی کو حرام قرار دیتا ہے اور فضول خرچی یہ ہے کہ مال ناحق خرچ کیا جائے۔ ❀ اعلیٰ ادب یہ ہے کہ قریبی رشتے داروں کو اگر خالی ہاتھ لوٹانا ہو تو بھی بڑی نرمی سے ایسا کرنا چاہیے، آسائش کے وقت ان سے تعاون کا وعدہ کرنا چاہیے اور اس انداز سے ان سے معذرت کرنی چاہیے جو قابلِ قبول ہو۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ 3 ع 8 3
وَاِيَّاكُمۡ ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالۡحَـقِّ ؕ وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِـوَلِيِّهٖ سُلۡطٰنًا فَلَا يُسۡرِفْ
فِّى الۡقَتۡلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ
هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ۖ وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ
مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوۡفُوا الۡـكَيۡلَ اِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ؕ
ذٰ لِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقۡفُ مَا لَـيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ
السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۤـئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا
تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ
طُوۡلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰ لِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنۡدَ رَبِّكَ مَكۡرُوۡهًا ﴿۳۸﴾ ذٰ لِكَ مِمَّاۤ
اَوۡحٰۤى اِلَيۡكَ رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ؕ وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصۡفٰٮكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ وَ
اتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰۤـئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِيۡمًا ﴿۴۰﴾ ع 4 ع 10 4

(30) بلاشبہ آپ کا رب جسے چاہتا ہے، وافر روزی عطا کرتا ہے اور اپنی کمال حکمت سے جس کی چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ جیسے چاہے ان میں اپنا حکم جاری کرنے والا ہے۔ (31) تم اپنی اولاد کو مستقبل میں فقر کے ڈر سے قتل نہ کرو کہ جب تم ان پر خرچ کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے۔ ان کی روزی کے ہم ذمے دار ہیں اور خود تمھارا رزق بھی ہمارے ذمے ہے۔ بلاشبہ ان کا قتل کبیرہ گناہ ہے کیونکہ ان کا کوئی گناہ ہے نہ ایسی بات جس کے باعث انھیں قتل کرنا ضروری ہو۔ (32) زنا سے بچ کر رہو اور اس پر آمادہ کرنے والے امور سے بھی دور رہو، بلاشبہ یہ انتہائی بری حرکت اور نہایت برا طریقہ ہے جو نسب کو خلط ملط کر دیتا اور اللہ کے عذاب کی طرف لے جاتا ہے۔ (33) اور اس شخص کو قتل نہ کرو جس کا خون اللہ تعالیٰ نے ایمان یا امان کی وجہ سے معصوم قرار دیا ہے الا یہ کہ وہ مرتد ہونے یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا قصاص کی وجہ سے قتل کا حقدار ٹھہرے۔ جو کوئی کسی جائز سبب کے بغیر مظلومانہ قتل ہوا تو ہم نے اس کے معاملات کے ذمے دار وارث کو قاتل پر غلبہ اور اختیار دیا ہے۔ وہ چاہے تو قصاص میں اس کے قتل کا مطالبہ کرے، چاہے تو کچھ لیے بغیر معاف کر دے اور چاہے تو دِیَت لے کر معاف کر دے۔ سو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس حد سے تجاوز کرے جو اللہ نے اس کے لیے مباح کی ہے، مثلاً: قاتل کا مثلہ کرے، یا ایسی چیز سے قتل کرے جس کے ساتھ اس کا مقتول قتل نہیں کیا گیا یا قاتل کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے۔ بے شک وارث کو اللہ کی طرف سے مدد اور تائید حاصل ہے۔ (34) جن بچوں کا باپ فوت ہو جائے، ان کے بالغ اور سمجھدار ہونے تک ان کے مال میں تصرف نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو اسے بڑھانے اور اس کی حفاظت کے لیے بہتر ہو۔ تمھارے اور اللہ کے درمیان جو معاہدہ ہے، اسے پورا کرو۔ اسی طرح تمھارے اور اس کے بندوں کے ساتھ جو معاہدے ہیں، انھیں بھی بغیر کسی کمی بیشی اور عہد شکنی کے پورا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عہد کرنے والے سے قیامت کے دن پوچھے گا کہ کیا اس نے وہ پورا کیا تھا، پھر اسے ثواب دے گا، یا پورا نہیں کیا تھا تو اسے سزا دے گا۔ (35) جب تم کسی دوسرے کو ناپ کر دو تو پورا ناپو اور اس کا نقصان نہ کرو اور عدل کے ترازو سے وزن کرو جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو۔ ناپ اور تول پورا کرنا تمھارے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہے اور یہ ناپ اور تول میں ڈنڈی مار کر کمی کرنے سے انجام اور نتیجے کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ (36) اے ابن آدم! جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس کے پیچھے نہ لگ ورنہ تو بدگمانیوں اور اندازوں کے سراب میں ڈوبتا چلا جائے گا۔ بلاشبہ انسان نے خیر و شر کے جس کام میں کان، آنکھیں اور دل استعمال کیے، اس کے بارے میں اس سے باز پرس ہو گی اور خیر پر ثواب اور شر پر سزا ملے گی۔ (37) زمین میں تکبر اور غرور سے نہ چلو، بلاشبہ اگر تم اس میں فخر و غرور سے چلو گے تو اپنی اس چال سے زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ کسی صورت میں اپنے قد و قامت کی لمبائی اور بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو، پھر تکبر کس بات کا؟! (38) اے انسان! مذکورہ بالا تمام چیزوں میں سے جو بری ہیں، وہ تیرے رب کے نزدیک ممنوع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ارتکاب کرنے والے کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ (39) جن حکم کردہ کاموں اور ممنوعات کی ہم نے وضاحت کی ہے، یہ حکمت کی ان باتوں میں سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی کی ہیں۔ اے انسان! تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنا ورنہ قیامت کے دن تجھے ملامت زدہ کر کے جہنم میں پھینکا جائے گا کہ تو خود بھی اپنے آپ کو ملامت کر رہا ہو گا اور لوگ بھی تجھے ملامت کر رہے ہوں گے۔ تجھے ہر خیر سے دھتکار دیا جائے گا۔ (40) اے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے والے مشرکو! کیا بیٹوں کے لیے تو تمھارے رب نے تمھیں چن لیا ہے اور خود اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا؟ اللہ اس سے بہت بلند ہے جو تم کہتے ہو۔ یقیناً تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی بات کرتے ہو جو انتہائی بری ہے کہ تم اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہو اور اس کے ساتھ کفر میں اتنے آگے چلے گئے ہو کہ اس کے لیے بیٹیوں کا دعویٰ کرتے ہو۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ والدین کے اولاد پر رحم کرنے سے بھی زیادہ لوگوں پر رحم کرنے والا ہے، اس لیے اس نے والدین کو منع کر دیا کہ وہ فقر اور بھوک کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کریں اور اس نے سب کی روزی کی ذمے داری لے رکھی ہے۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قتل کے حوالے سے مقتول کے وارث کو حق ہے، لہٰذا اس کی اجازت کے بغیر قصاص نہیں لیا جائے گا اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا۔ ❀ یتیم پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے اس کی پرورش کرنے والوں کو اس کے بالغ اور سمجھدار ہونے تک اس کی اور اس کے مال کی حفاظت اور اس کی اصلاح و ترقی کا ذمہ دار قرار دیا۔

❀ یہ دعویٰ کرنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، بہت بڑا جھوٹ اور اللہ کے نزدیک بہت بڑے گناہ کی بات ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ
لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا
تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ
جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ لا
وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا
ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ
اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ
يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا
لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً
اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ لا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ
يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ
رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾

(41) اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کے احکام، نصیحتیں، مثالیں اور واقعات کھول کر بیان کر دیے ہیں تا کہ لوگ ان سے نصیحت پکڑیں اور اس راستے پر چلیں جو ان کے لیے نفع بخش ہے اور نقصان والی راہ چھوڑ دیں لیکن صورت حال یہ ہے کہ بعض لوگ جن کی فطرت بگڑ چکی ہے، وہ اس قرآن کی وجہ سے حق سے اور زیادہ دور ہو جاتے ہیں اور اس سے ان کی نفرت بڑھتی ہے۔ (42) اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہوتے جس طرح وہ جھوٹ اور بہتان گھڑتے ہیں تو یہ من گھڑت معبود ضرور عرش والے اللہ کی طرف راہ ڈھونڈ نکالتے تا کہ اس کی بادشاہت پر غالب آسکیں اور اس سے اقتدار چھین سکیں۔ (43) اللہ تعالیٰ ان صفات سے بری اور پاک ہے جو مشرکین اس سے منسوب کرتے ہیں اور وہ ان کی ایسی باتوں سے بہت بلند اور بڑا ہے۔ (44) سارے آسمان اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور زمین بھی اللہ کی تسبیح کرتی ہے، نیز آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کی کیفیت نہیں سمجھتے، تم صرف اس کی تسبیح سمجھ سکتے ہو جو تمھاری زبان میں تسبیح کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت حوصلے والا ہے جو جلد سزا نہیں دیتا اور جو اس کے حضور توبہ کرے، اسے بہت بخشنے والا ہے۔ (45) اے رسول! جب آپ قرآن پڑھتے ہیں اور کافر اس میں موجود ڈانٹ ڈپٹ اور وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو ہم آپ کے اور قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتے ہیں جو انھیں قرآن سمجھنے نہیں دیتا۔ یہ ان کے لیے ان کے منہ پھیرنے کی سزا ہے۔ (46) اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیے ہیں تا کہ وہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دیے ہیں تا کہ وہ اس کا مفید سماع نہ کر سکیں۔ جب آپ قرآن میں اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے خود ساختہ اور من گھڑت خداؤں کا ذکر نہیں کرتے تو وہ اللہ کی خالص توحید سے دور بھاگتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتے ہیں۔ (47) ہم ان کے سرداروں کے قرآن سننے کا طریقہ جانتے ہیں۔ وہ ہدایت حاصل کرنے کے ارادے سے سنتے ہی نہیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ کی قراءت کے وقت مذاق اڑائیں اور شور و غل کریں۔ ہم ان کی سرگوشیوں کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو وہ جھٹلانے اور قرآن سے روکنے کے لیے کرتے ہیں۔ جب کفر کر کے خود پر ظلم کرنے والے یہ لوگ کہتے ہیں: اے لوگو! تم اس شخص کی فرماں برداری میں لگے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے اور اس کی عقل جاتی رہی ہے۔ (48) اے رسول! غور کریں، تا کہ آپ کو تعجب ہو کہ وہ کس طرح کی مختلف مذموم صفات آپ سے منسوب کر رہے ہیں۔ درحقیقت وہ حق سے بہک گئے اور پھر گئے ہیں، اس لیے وہ راہِ حق کی طرف ہدایت نہیں پا رہے۔
(49) مشرکوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا بھلا جب ہم مر جائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے اور ہمارے جسم بوسیدہ ہو جائیں گے تو نئے سرے سے ہم اٹھائے جائیں گے؟ یہ تو بڑی ناممکن سی بات ہے۔ (50) اے رسول! ان سے کہہ دیں: اے مشرکو! اگر تم طاقت رکھتے ہو تو پتھروں کی طرح سخت ہو جاؤ یا قوت و مضبوطی میں لوہا بن جاؤ اور تم ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (51) یا ان دونوں سے بڑی کوئی ایسی مخلوق بن جاؤ جو تمھارے دلوں میں ان سے زیادہ بڑی ہو، پھر بھی اللہ تعالیٰ تمھیں ایسے ہی لوٹائے گا جیسے اس نے تمھیں پہلی مرتبہ بنایا تھا اور جس طرح اس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا، اسی طرح تمھیں زندہ کرے گا تو بھی یہ سرکش یہی کہیں گے: ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ کون زندہ کرے گا؟ ان سے کہہ دیں: تمھیں وہ ذات دوبارہ اٹھائے گی جس نے تمھیں پہلی بار بغیر کسی سابقہ نمونے کے بنایا، پھر یہ لوگ آپ کے جواب کا مذاق اڑاتے ہوئے سر ہلا ہلا کر اور اسے ناممکن سمجھتے ہوئے کہیں گے: اچھا یہ لوٹنا ہے کب؟ ان سے کہہ دیں: ہو سکتا ہے وہ قریب ہی ہو، کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔

فوائد: ❀ اکثر لوگوں کے حق سے دشمنی رکھنے اور جس باطل پر وہ ہیں، اس سے محبت کرنے کی بنا پر اللہ کی آیات ان کو نفرت ہی میں بڑھاتی ہیں۔ ❀ آسمانوں اور زمین کی ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ وہ بھی تسبیح اور حمد بیان کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دیگر مخلوقات تسبیح میں اس سے سبقت لے جائیں۔ ❀ یہ بندوں پر اللہ کی نرمی ہے کہ وہ ان کی غفلت اور برے کاموں کے باوجود انھیں جلد نہیں پکڑتا، اس لیے کہ اس کی رحمت اس کے غضب سے بڑھی ہوئی ہے۔

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا
قَلِيلًا ﴿٥٢﴾ وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ ع 5 12 5
بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿٥٣﴾ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ
إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿٥٤﴾
وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ
النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم
مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ
رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ وَإِن
مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا
شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ
بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً
فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ
أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ
الشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ۚ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ﴿٦٠﴾ ع 6 8 6

(52) اللہ تمھیں اس دن لوٹائے گا جس دن وہ تمھیں میدانِ محشر میں بلائے گا تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیلِ ارشاد کرو گے اور خیال کرو گے کہ زمین میں تم نہایت تھوڑا عرصہ ہی رہے ہو۔ (53) اے رسول! مجھ پر ایمان لانے والے میرے بندوں سے کہہ دیں: آپس میں گفتگو کرتے وقت نہایت اچھی بات منہ سے نکالا کریں۔ بری اور نفرت پھیلانے والی بات سے اجتناب کریں کیونکہ شیطان اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور ان کی دنیا اور آخرت کی زندگی خراب کرنے کے لیے ان کے درمیان فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اس سے بچ کر رہے۔ (54) اے لوگو! تمھارا رب تمھیں خوب جانتا ہے اور اس سے تمھاری کوئی چیز چھپی نہیں۔ اگر وہ تم پر رحم کرنا چاہے تو تمھیں ایمان اور نیک عمل کی توفیق دے کر تم پر رحم کرے اور اگر تمھیں عذاب دینا چاہے تو تمھیں ایمان سے بھٹکا کر اور کفر پر موت دے کر عذاب دے۔ اور اے رسول! ہم نے آپ کو ان کا ذمے دار بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ انھیں ایمان لانے پر مجبور کریں، انھیں کفر سے روکیں اور ان کے اعمال کا محاسبہ کریں۔ آپ کی ذمے داری صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے جو پیغام پہنچانے کا آپ کو حکم دیا ہے، وہ پہنچا دیں۔ (55) اور اے رسول! آپ کا رب ان سب کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوب جانتا ہے اور ان کے حالات اور جس کے وہ حق دار ہیں، سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر ان کے پیروکار زیادہ کر کے اور کتابیں نازل کر کے فضیلت بخشی اور داود علیہ السلام کو عظیم کتاب زبور عطا کی۔ (56) اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اے مشرکو! اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو انھیں پکارو جنھیں تم اللہ کے علاوہ معبود سمجھتے ہو، تو وہ تم سے تمھاری مشکل دور نہیں کر سکیں گے اور اپنی بے بسی کی وجہ سے اس مشکل کو کسی دوسرے کی طرف منتقل بھی نہیں کر سکیں گے، اور جو عاجز اور بے بس ہو، وہ معبود نہیں ہو سکتا۔ (57) یہ لوگ فرشتوں وغیرہ میں سے جنھیں پکارتے ہیں، وہ تو خود ایسے نیک اعمال کے طلب گار ہوتے ہیں جن سے انھیں اللہ کا قرب نصیب ہو اور وہ اطاعت گزاری کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرنے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ان پر رحم کر دے اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔ (58) کوئی بستی یا شہر ایسا نہیں جس کے باشندے کافر ہوں مگر ہم ان کے کفر کے سبب ان پر دنیا کی زندگی میں ضرور عذاب اور تباہی نازل کریں گے یا ان کے کفر کی وجہ سے انھیں قتل وغیرہ کی کسی سخت سزا میں مبتلا کریں گے، یہ ہلاکت اور عذاب وہ الٰہی فیصلہ ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ (59) ہم رسول کی صداقت پر دلالت کرنے والے حسی معجزات جن کا مشرکین نے مطالبہ کیا ہے، جیسے مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ، اس لیے نازل نہیں کرتے کہ ہم نے اس طرح کے معجزے پہلی امتوں پر نازل کیے تو انھوں نے ان کو جھٹلا دیا۔ ہم نے ثمودیوں کو واضح نشانی کے طور پر اونٹنی دی لیکن انھوں نے اس کو نہیں مانا تو ہم نے ان پر جلد عذاب نازل کر دیا۔ ہم رسولوں کے ہاتھوں نشانیاں صرف امتوں کو ڈرانے دھمکانے کے لیے بھیجتے ہیں تاکہ وہ اسلام لے آئیں۔ (60) اے رسول! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے آپ سے کہا: آپ کا رب اپنی قدرت سے سب لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ سب اس کے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے بچانے والا ہے، لہٰذا آپ کو جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے وہ پہنچا دیں۔ ہم نے معراج کی رات آپ کو جو کچھ کھلی آنکھوں سے دکھایا، وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش تھی کہ وہ اس کی تصدیق کرتے ہیں یا اسے جھٹلاتے ہیں۔ قرآن میں مذکور تھوہر کے درخت کو بھی ہم نے لوگوں کے لیے آزمائش بنایا کہ وہ جہنم کی گہرائی میں اگتا ہے۔ پس جب وہ ان دونوں نشانیوں پر ایمان نہیں لائے تو ان کے علاوہ اوروں پر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور ہم نشانیاں نازل کر کے انھیں ڈرا رہے ہیں مگر نشانیاں نازل کر کے ڈرانا انھیں کفر، سرکشی اور گمراہی میں مزید بڑھا رہا ہے۔

فوائد: ❀ اچھی بات ہر عمدہ اخلاق اور نیک عمل کا پیش خیمہ ہے۔ بلاشبہ جو شخص اپنی زبان پر کنٹرول رکھتا ہے، وہ اپنے تمام معاملات پر کنٹرول رکھتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور حکمت سے انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت بخشی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کی بھلائی چاہتا ہے اور انھیں صرف وہی حکم دیتا ہے جس میں ان کی بہتری ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اللہ کے قریب کر دینے والے ہر عمل میں محنت و کوشش کرے اور تمام اعمال خالص اللہ کی رضا کے لیے بجا لا کر اور ان میں خیر خواہی کر کے اللہ کے قرب میں آگے بڑھے۔ ❀ یہ بھی لوگوں پر اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے جھٹلانے والوں کے مطالبے پر معجزے نازل نہیں کیے تاکہ ان کے جھٹلانے پر انھیں فوری عذاب نہ دے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ ؕ قَالَ
ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ﴿٦١﴾ قَالَ أَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ
عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُٓ إِلَّا
قَلِيلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ
جَزَآءً مَّوْفُورًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ
وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ إِنَّ عِبَادِي
لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِي
يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ؕ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ
رَحِيمًا ﴿٦٦﴾ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ
إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْإِنْسَانُ
كَفُورًا ﴿٦٧﴾ أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ
يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ
الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾

(61) اے رسول! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدۂ تعظیمی کرو، سجدۂ عبادت نہیں تو انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور سب نے ان کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے تکبر سے یہ کہتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا؟! اور میں اس سے شان میں اونچا ہوں۔

(62) ابلیس نے اپنے رب سے کہا: اچھا دیکھ لے یہ مخلوق جسے سجدہ کرنے کا مجھے حکم دے کر تو نے اسے مجھ پر فضیلت بخشی، اگر تو مجھے دنیا کی زندگی کے خاتمے تک زندہ رکھے تو میں اس کی اولاد کو تیرے سیدھے راستے سے ہٹاؤں گا اور انھیں گمراہ کروں گا سوائے ان تھوڑے سے لوگوں کے جنھیں تو نے بچا لیا، اور وہ تیرے مخلص بندے ہوں گے۔

(63) اس کے رب نے اس سے کہا: جا تو اور وہ بھی جو ان میں سے تیرے پیروکار ہوئے، بلاشبہ جہنم ہی تیری اور ان کی پوری پوری جزا ہے جو تمھیں تمھارے اعمال کے بدلے کی صورت میں ملے گی۔

(64) اور تو نافرمانی کی طرف بلانے والی اپنی آواز سے جس کو بے وقوف بنا سکتا ہے، بنا لے اور اپنی اطاعت کی طرف بلانے والے اپنے سوار اور پیادے ان پر چڑھا لے اور شریعت کے مخالف ہر تصرف کو پُرکشش بنا کر ان کے مالوں میں ان کا شریک بن جا اور اولادوں کے بارے میں جھوٹے دعووں، زنا کے ذریعے سے ان کے حصول اور نام رکھتے وقت غیر اللہ کی طرف ان کی عبدیت کی نسبت (جیسے عبد شمس وغیرہ) کے ذریعے سے ان کی اولادوں میں ان کا شریک ہو جا۔ جھوٹے وعدے اور باطل تمنائیں خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کر۔ شیطان کے ان سے جتنے وعدے بھی ہوتے ہیں، سب کے سب جھوٹے اور سراسر فریب ہوتے ہیں۔

(65) اے ابلیس! بلاشبہ میرے اطاعت گزار مومن بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے تیرا شر دور رکھے گا اور جس نے اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہترین کارساز ہے۔

(66) اے لوگو! تمھارا رب وہ ہے جو تمھارے لیے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم نفع بخش تجارت وغیرہ کے ذریعے سے اس کا رزق تلاش کرو۔ بلاشبہ وہ تم پر نہایت مہربان ہے کہ اس نے تمھارے لیے یہ وسائل آسان کر دیے ہیں۔

(67) اے مشرکو! جب تمھیں سمندر میں کوئی آزمائش آتی ہے اور کسی ناپسندیدہ صورت حال سے واسطہ پڑتا ہے حتی کہ تمھیں ہلاکت کا ڈر ہونے لگتا ہے تو تمھارے دل سے وہ سارے معبود غائب ہو جاتے ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ اس وقت تم صرف اللہ کو یاد کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہو، پھر جب وہ تمھاری مدد کرتا اور تمھیں خطرات سے صحیح سلامت نکال لیتا ہے اور تم خشکی پر آ جاتے ہو تو تم اس کی توحید اور اس اکیلے سے دعا کرنا چھوڑ دیتے ہو اور اپنے بتوں کی طرف پلٹ جاتے ہو۔ انسان ہے ہی اللہ کی نعمتوں کا ناشکرا۔

(68) اے مشرکو! جب اللہ تمھیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے تو کیا تم اس وقت بے خوف ہو جاتے ہو کہ کہیں اللہ تمھیں خشکی ہی میں دھنسا دے؟ یا اس بات سے بے خوف ہو جاتے ہو کہ وہ تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے جیسے اس نے قومِ لوط کے ساتھ کیا، پھر تم کوئی حفاظت کرنے والا نہ پاؤ جو تمھاری حفاظت کرے اور نہ کوئی مددگار پاؤ جو تمھیں ہلاکت سے بچا سکے۔

(69) کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ پھر تمھیں دوبارہ سمندر کے سفر کی طرف لے جائے اور تم پر شدید آندھی بھیج دے اور پہلی دفعہ اللہ کے نجات دینے پر تم نے اس کی نعمت کی جو ناقدری کی، اس وجہ سے تمھیں غرق کر دے، پھر تم اپنے لیے کوئی مطالبہ کرنے والا نہ پاؤ جو تمھارا بدلہ لینے کے لیے ہم سے اس کا مطالبہ کرے جو ہم نے تمھارے ساتھ کیا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو شیطان کے ذریعے سے آزمایا ہے جو اپنے اقوال و افعال سے انھیں اللہ کی نافرمانی کی دعوت دیتا ہے۔

❀ انسان کے مال و اولاد میں شیطان کے شریک ہونے کی چند صورتیں یہ بھی ہیں: کھانے، پینے اور جماع کے وقت اللہ کا نام نہ لینا اور اولاد کو ادب نہ سکھانا۔

❀ انسان نعمتوں کا ناشکرا ہے، سوائے اس کے جسے اللہ ہدایت دے۔

وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیٓ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ
الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا ﴿۷۰﴾ ع یَوۡمَ 7 ع 10 7
نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِہِمۡ ۚ فَمَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ فَاُولٰٓئِکَ
یَقۡرَءُوۡنَ کِتٰبَہُمۡ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ
اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَکَ
عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَہٗ ٭ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡکَ
خَلِیۡلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰکَ لَقَدۡ کِدۡتَّ تَرۡکَنُ اِلَیۡہِمۡ شَیۡئًا قَلِیۡلًا ﴿۷۴﴾ ٭ۙ
اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ
عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَکَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِیُخۡرِجُوۡکَ
مِنۡہَا وَاِذًا لَّا یَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّۃَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا
قَبۡلَکَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِیۡلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ 8 ع 7 8
الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ
مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ
اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾

(70) ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عقل سے نواز کر اور ان کے باپ کو فرشتوں سے سجدہ کرا کے اور دیگر چیزوں کے ساتھ بڑی عزت بخشی اور ان کے لیے خشکی میں جانور اور سواریاں مسخر کر دیں جو انھیں اٹھائے پھرتی ہیں اور سمندر میں کشتیاں مسخر کیں جو انھیں اٹھائے پھرتی ہیں۔ ہم نے انھیں کھانے پینے کی پاکیزہ چیزوں اور عورتوں سے نکاح وغیرہ کی نعمتوں سے نوازا۔ ہم نے انھیں اپنی بہت سی مخلوقات پر عظیم فضیلت بخشی۔ انھیں بھی چاہیے کہ اپنے اوپر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا شکر بجالائیں۔ (71) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے جس کی وہ دنیا میں پیروی کرتے رہے۔ پھر جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں تھما دیا گیا تو وہ لوگ خوش خوش اپنے اعمال نامے پڑھیں گے اور ان کے اجروں میں کچھ کمی نہ ہوگی، خواہ وہ اس باریک دھاگے کے برابر ہو جو کھجور کی گٹھلی کی لکیر پر ہوتا ہے۔ (72) جو شخص اس دنیاوی زندگی میں حق قبول کرنے اور اسے ماننے سے دل کا اندھا بنا رہا تو وہ قیامت کے دن شدید اندھا ہوگا جو جنت کی راہ نہیں پائے گا اور ہدایت کی راہ سے بہت زیادہ بھٹکا ہوگا۔ ایسے شخص کو اس کے عمل جیسا ہی بدلہ ملے گا اور ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے'' کا مقولہ اس پر صادق آئے گا۔ (73) اے رسول! قریب ہے کہ یہ مشرک لوگ آپ کو اس وحی سے بہکا دیں جو ہم نے قرآن کی صورت میں آپ کی طرف نازل کی تاکہ آپ اس کے علاوہ ان کی خواہشات کے مطابق قرآن گھڑ کر ہماری طرف منسوب کریں۔ اگر آپ ان کے ارادوں کے مطابق ایسا کر لیں تو پھر یہ لوگ آپ کو ضرور اپنا دلی دوست بنا لیں۔ (74) اگر ہم نے حق پر ثابت قدم رکھنے کا آپ پر احسان نہ کیا ہوتا تو بہت ممکن تھا کہ آپ کسی حد تک ان کی طرف مائل ہو جاتے اور ان کی تجویز سے اتفاق کر لیتے کیونکہ ان کا دھوکا اور حیلہ نہایت سخت تھا اور آپ ان کے ایمان لانے کے بہت حریص تھے، لیکن ہم نے آپ کو ان کی طرف مائل ہونے سے محفوظ رکھا۔ (75) اگر آپ ان کی تجویز کی طرف جھک جاتے تو ہم آپ کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں دگنا عذاب دیتے اور پھر آپ کو کوئی مددگار نہ ملتا جو ہمارے مقابلے میں آپ کی مدد کرتا اور آپ سے یہ عذاب دور کر سکتا۔ (76) یہ کافر تو اپنی عداوت سے آپ کو پریشان کر کے مکے سے نکالنا ہی چاہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں آپ کو نکالنے سے روک دیا حتی کہ آپ نے اپنے رب کے حکم سے ہجرت کی۔ اگر وہ آپ کو نکال دیتے تو آپ کے بعد وہ بھی زیادہ دیر وہاں نہ رہ پاتے۔ (77) آپ کے بعد ان کے زیادہ دیر وہاں نہ رہ سکنے کا یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا عام دستور ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کے وقت سے چلا آ رہا ہے اور وہ یہ کہ جس قوم نے اپنے رسول کو اپنے ہاں سے نکالا، اللہ تعالیٰ نے اس پر عذاب نازل کیا۔ اے رسول! آپ ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے بلکہ اس قانون کو رائج اور ثابت پائیں گے۔ (78) نماز کو اس کے کامل طریقے کے مطابق اس کے مقررہ اوقات میں ادا کریں۔ وہ وقت سورج کے ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے، اور اس وقت میں ظہر و عصر کی دونوں نمازیں آتی ہیں، اور رات کی تاریکی تک جاری رہتا ہے، اور اس وقت میں مغرب اور عشاء آتی ہیں۔ اور فجر کی نماز قائم کریں اور اس میں لمبی قراءت کریں کیونکہ نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ (79) اے رسول! رات کے کچھ حصے میں بھی قیام کریں اور نماز ادا کریں تاکہ آپ کی نماز آپ کے درجات کی بلندی میں اضافے کا باعث بنے، نیز آپ اس کے ذریعے سے اس بات کی جستجو کریں کہ آپ کا رب آپ کو قیامت کے دن لوگوں کا سفارشی بنا کر اٹھائے کہ قیامت کی جس ہولناکی میں وہ پھنسے ہوں، اس سے نکالنے کی آپ سفارش کریں اور آپ کو شفاعت کبریٰ کا مرتبہ نصیب ہو جس پر فائز ہونے والے کی اگلے پچھلے تعریفیں کریں گے۔ (80) اے رسول! دعا کریں: اے میرے رب! میں جہاں بھی جاؤں اور جہاں سے بھی نکلوں، وہ سب تیری اطاعت میں تیری پسند کے مطابق ہو اور مجھے اپنی طرف سے ایسے ٹھوس دلائل عطا فرما جن کے ذریعے سے تو مجھے میرے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے۔

فوائد: ❀ ہر امت کو اس کے دین اور کتاب کی طرف بلایا جائے گا، کیا اس نے اس پر عمل کیا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کسی کو حجت قائم کرنے سے پہلے اور جب تک وہ اس حجت کی مخالفت نہ کر لے، عذاب نہیں دیتا۔ ❀ مجرموں اور جھٹلانے والوں کی رسولوں اور ان کے ورثاء (علماء) سے عداوت ان کی ذات کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس حق کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے وہ علمبردار ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو شر کے اسباب اور لوگوں کی فتنہ پردازیوں سے محفوظ رکھا اور آپ کو سیدھی راہ کی ہدایت دی اور اس پر قائم رکھا۔ آپ کے وارثوں کو بھی آپ کی پیروی کرنے کے مطابق یہ تحفظ حاصل ہے۔ ❀ ان آیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ بندہ اللہ کی طرف سے ثابت قدمی کا شدید محتاج ہے اور اسے چاہیے کہ ہمیشہ اپنے رب سے التجا کرتا رہے کہ وہ اسے ایمان پر ثابت قدم رکھے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ
بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
9 ع 7 9 شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ
لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ لا اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ
كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى
اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ لا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ لا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ
كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾

(81) اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اسلام آ گیا اور اللہ کی مدد کا وعدہ سچ ثابت ہوا اور شرک و کفر ختم ہو گیا۔ بلا شبہ باطل مٹ جانے اور نا پید ہونے والا ہے جو حق کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ (82) ہم جو قرآن نازل کر رہے ہیں، وہ دلوں کی بیماریوں جہالت، کفر اور شک سے شفا ہے اور جب اس کے ذریعے سے دم کیا جائے تو وہ بدنوں اور جسموں کے لیے بھی شفا ہے اور وہ اپنے احکام پر عمل کرنے والے اہلِ ایمان کے لیے رحمت ہے۔ یہ قرآن کافروں کی ہلاکت اور بربادی ہی میں اضافہ کرتا ہے کیونکہ اس کے سننے سے ان کے غصے، جھٹلانے اور منہ پھیرنے میں اضافہ ہوتا ہے۔ (83) جب ہم انسان پر صحت و مالداری وغیرہ کی صورت میں انعام کرتے ہیں تو وہ اللہ کے شکر اور اس کی اطاعت سے منہ پھیر لیتا ہے اور تکبر کرتے ہوئے اس سے دور ہو جاتا ہے اور جب اسے فقیری یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا اس طرح کی کوئی آزمائش آ جائے تو وہ اللہ کی رحمت سے انتہائی مایوس اور نا امید ہو جاتا ہے۔ (84) اے رسول! کہہ دیں: ہر انسان اپنے اس طریقے پر عمل پیرا ہے جو ہدایت و گمراہی میں اس کے حال سے ملتا جلتا ہے، چنانچہ تمھارا رب اسے خوب جانتا ہے جو حق کی طرف راہ پانے کے اعتبار سے زیادہ ہدایت والا ہے۔ (85) اے رسول! اہلِ کتاب کے کافر آپ سے روح کی حقیقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو ان سے کہہ دیں: روح کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تمھیں اور تمام مخلوقات کو جو علم دیا گیا ہے، وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم کے مقابلے میں نہایت تھوڑا ہے۔ (86) اے رسول! اللہ کی قسم! وہ وحی جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے، اگر ہم اسے سینوں اور کتابوں سے مٹا کر ختم کرنا چاہیں تو ختم کر دیں، پھر آپ کو کوئی حامی و ناصر نہ ملے گا جو اسے واپس لا سکے۔ (87) لیکن ہم نے اپنی رحمت سے اسے ختم نہیں کیا اور اسے محفوظ کر دیا ہے۔ بلا شبہ آپ پر آپ کے رب کا عظیم فضل ہے کہ اس نے آپ کو ایک عظیم رسول بنایا اور آپ کے ساتھ سلسلۂ نبوت کی تکمیل فرمائی اور آپ پر قرآن نازل کیا۔ جب مشرک یہ بیہودہ گفتگو کرتے تھے کہ یہ قرآن بھی انسانی کلام ہی ہے اور اس کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اس جیسا کلام لانے کا چیلنج دیا اور فرمایا: (88) اے رسول! آپ کہہ دیں: اگر جن اور انسان سارے اکٹھے ہو کر آپ پر نازل ہونے والے اس قرآن جیسا فصیح و بلیغ اور خوبصورت ترتیب والا کلام لانے کی کوشش کریں تو وہ سب ایک دوسرے کے معاون و مددگار بن کر بھی اس جیسا قرآن کبھی نہیں لا سکتے۔ (89) یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے نصیحتیں، عبرتیں، اوامر و نواہی اور واقعات جیسی ہر وہ چیز کھول کر بیان کر دی ہے اور اسے ہر اعتبار سے واضح کیا ہے جس سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے، اس امید پر کہ وہ ایمان لائیں مگر لوگوں کی اکثریت نے اس قرآن کا انکار کیا اور اسے جھٹلا دیا۔ جب وہ عاجز آ گئے تو اپنی بے بسی کی توجیہات کرنے لگے، چنانچہ انھوں نے مطالبہ کیا: (90) اور مشرکوں نے کہا: ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے حتی کہ آپ ہمیں سرزمینِ مکہ سے کوئی چشمہ جاری کر کے دکھائیں جو کبھی خشک نہ ہو۔ (91) یا آپ کا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اس میں نہریں پوری روانی سے بہ رہی ہوں۔ (92) یا آپ ہم پر آسمان کے ٹکڑے بطور عذاب گرا دیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا، یا آپ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے لے آئیں حتی کہ وہ آپ کے دعوے کی سچائی کی گواہی دیں۔

فوائد: ❀ حق ظاہر ہونے پر باطل مٹ جاتا ہے اور باطل صرف ان زمانوں میں اور ان جگہوں پر غالب آتا ہے جب اور جہاں اہلِ حق سست پڑ جائیں۔

❀ قرآن جس شفا پر مشتمل ہے، وہ عام ہے۔ وہ دلوں کو شبہات، جہالت، برے افکار، بدترین انحراف اور برے مقاصد سے پاک کرتا ہے۔

❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ جب کسی ذمہ دار عالم سے ایسا سوال کیا جائے جس میں سوال کرنے والے کی کوئی بہتری نہ ہو تو زیادہ مناسب یہی ہے کہ وہ اس کا جواب نہ دے اور اسے اس کی ضرورت سے آگاہ کرے اور ایسی چیز کی طرف اس کی راہ نمائی کرے جو اسے نفع دے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی نصیحتیں، عبرتیں، احکام، نواہی (ممنوع کام) اور واقعات، جن سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے، کھول کر بیان کیے ہیں تاکہ وہ ایمان لائیں۔

❀ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور نبئ اکرم ﷺ کا دائمی معجزہ ہے اور کوئی شخص اس جیسا کلام لانے پر قادر نہیں۔

اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ
لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ
10 ع 10 كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۹۳ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ
الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۹۴ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی
الْاَرْضِ مَلٰٓىِٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىِٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
مَلَكًا رَّسُوْلًا ۹۵ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ۹۶ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ
یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ
الکھف زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ۹۷ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۹۸
اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى
اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا ۹۹ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا
11 ع 11 لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۱۰۰ ع

(93) یا آپ کا سونے وغیرہ سے سجا کوئی گھر ہو یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے صرف چڑھنے کی بنا پر آپ کے رسول ہونے پر ایمان نہیں لائیں گے بلکہ آپ اللہ کے پاس سے لکھی ہوئی کتاب لائیں جس میں ہم یہ پڑھیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اے رسول! آپ ان سے کہہ دیں: میرا رب پاک ہے۔ میں بھی دوسرے رسولوں کی طرح ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔ میں کوئی چیز لانے کا خود مالک نہیں۔ میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ چیز لاؤں جس کا تم مطالبہ کر رہے ہو؟! (94) اور کافروں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور رسول اللہ (ﷺ) کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ وہ رسول کے نسل انسانی سے ہونے کا انکار کرتے تھے۔ جب انھوں نے انکار کی غرض سے کہا: کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے؟! (95) اے رسول! ان کا رد کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے اور تمھاری طرح اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم ضرور ان کی طرف ان کی جنس سے کوئی فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے کیونکہ وہی انھیں وہ پیغام سمجھا سکتا جس کے ساتھ اسے بھیجا جاتا، تب ہمارا ان فرشتوں کی طرف کوئی انسان رسول بھیجنا حکمت میں سے نہ ہوتا اور بالکل یہی حال تمھارا ہے۔ (96) اے رسول! کہہ دیں: میرے اور تمھارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے کہ میں تمھاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں نے تمھیں وہ سب کچھ پہنچا دیا ہے جو مجھے دے کر تمھاری طرف بھیجا گیا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے احوال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں۔ وہ ان کے نفسوں کی چھپی ہوئی ساری چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔ (97) اللہ تعالیٰ جسے ہدایت کی توفیق دے، وہی درحقیقت ہدایت یافتہ ہے اور اے رسول! جسے اللہ ہدایت کی راہ سے بھٹکا دے اور گمراہ کر دے تو آپ ایسے لوگوں کے لیے کوئی کارساز نہ پائیں گے جو ان کی حق کی طرف رہنمائی کر سکے، ان سے تکلیف دور کرے یا انھیں نفع دے سکے اور ہم قیامت کے دن انھیں چہروں کے بل گھسیٹ کر جمع کریں گے۔ نہ وہ دیکھ سکیں گے، نہ بولیں گے اور نہ سن سکیں گے۔ ان کی منزل جہنم ہوگی جہاں وہ ٹھہریں گے۔ جب بھی اس کے شعلے بجھنے لگیں گے ہم انھیں دوبارہ بھڑکا دیں گے۔ (98) یہ عذاب جس سے ان کا واسطہ پڑے گا، یہ سزا ہوگی ان کے اس کفر کی جو انھوں نے ہمارے رسول (ﷺ) پر نازل ہونے والی آیات کے ساتھ کیا اور ان کے اس قول کے باعث ہوگی جو انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کے ناممکن ہونے کے بارے میں کہا: کیا جب ہم مر جائیں گے، بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو اس کے بعد نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ اور جب انھوں نے ان باتوں کا ذکر کیا جن کی بنا پر وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یوں رد کیا: (99) کیا دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے والوں کو علم نہیں کہ جس اللہ نے اتنے عظیم آسمان و زمین پیدا کیے ہیں، وہ ان جیسوں کو پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور جو اتنی بڑی مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ ان سے چھوٹی مخلوق بالاولیٰ پیدا کر سکتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کے لیے محدود وقت متعین کیا ہے جس میں ان کی زندگی ختم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دوبارہ اٹھائے جانے کا بھی وقت مقرر کیا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ دوبارہ اٹھائے جانے کے اتنے واضح دلائل کے باوجود مشرکوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے ہی پر اصرار کیا، حالانکہ اس میں کوئی چیز مبہم نہ تھی۔ (100) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر تم میرے رب کی رحمت کے ان خزانوں کے مالک ہوتے جو کبھی ختم اور منقطع ہونے والے نہیں تو بھی تم ان کے ختم ہونے کے خوف سے وہ خرچ نہ کرتے کہ کہیں تم فقیر نہ ہو جاؤ۔ انسان کا مزاج ہے کہ وہ بخل سے کام لیتا ہے الّا یہ کہ وہ مومن ہو، پھر وہ اللہ سے ثواب کی امید پر خرچ کرتا ہے۔

فوائد: ❀ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ اس نے ان کی طرف انھی میں سے ایک انسان رسول بنا کر بھیجا کیونکہ وہ فرشتوں سے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول ﷺ کے لیے گواہی یہ بھی ہے کہ اس نے معجزات کے ذریعے سے آپ کی تائید کی اور آپ سے دشمنی رکھنے اور مخالفت کرنے والوں کے خلاف آپ کی مدد کی۔

❀ ہدایت دینے اور گمراہ کرنے والا اکیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے، چنانچہ جسے وہ ہدایت دے، وہی درحقیقت ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اور بے یار و مددگار چھوڑ دے تو اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

❀ کافروں کا ٹھکانا، جائے قرار اور ٹھہرنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب بھی اس کی آگ ٹھنڈی پڑنے لگے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی آگ اور بھڑکا دے گا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ
فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ
اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ
يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ (وقف لازم)
مَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ۙ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ؕ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ
وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ۘ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ
لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ
لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ
خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ (السجدة 4)
الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ (ع 12 12)

اور جب نبی اکرم ﷺ کو مشرکوں کے جھٹلانے کی تکلیف اٹھانی پڑی تو آپ ﷺ کی تسلی کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا کہ ان کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم نے کیا سلوک کیا، چنانچہ فرمایا: (101) یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو نو واضح معجزات: عصا، روشن ہاتھ، قحط سالی، پھلوں کی کمی، طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک اور خون عطا کیے جو ان کی صداقت کے گواہ تھے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! ان یہود سے پوچھیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے بڑوں کے پاس یہ معجزات لے کر آئے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! میرے خیال میں تم پر جادو کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے تم ایسی عجیب و غریب چیزیں لاتے ہو۔ (102) موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا: اے فرعون! یقیناً تجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ نشانیاں اللہ ہی نے نازل کی ہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ اس نے انھیں اپنی قدرت پر دلالت کرنے اور اپنے رسول کی سچائی ظاہر کرنے کے لیے اتارا ہے لیکن تو نے انکار کیا۔ اے فرعون! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ہر صورت میں ہلاک اور تباہ ہوگا۔ (103) پھر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو مصر سے نکال کر سزا دینے کا ارادہ کیا تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ موجود اس کے تمام لشکروں کو ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ (104) ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو ہلاک کرنے کے بعد بنی اسرائیل سے کہا: تم شام کی زمین میں سکونت اختیار کرو اور جب قیامت قائم ہوگی تو ہم تم سب کو اکٹھا کر کے حساب کے لیے میدان محشر میں لائیں گے۔ (105) ہم نے یہ قرآن محمد (ﷺ) پر حق کے ساتھ اتارا اور یہ کسی کمی بیشی اور تبدیلی کے بغیر حق کے ساتھ ہی آپ پر نازل ہوا۔ اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو صرف پرہیز گاروں کو جنت کی خوشخبری سنانے اور اہلِ کفر اور نافرمانوں کو آگ سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے۔ (106) ہم ہی نے اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا اور اسے کھول کر بیان کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے اس کی تلاوت کریں کیونکہ اس طرح زیادہ اچھے طریقے سے اسے سمجھا اور اس میں غور و فکر کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے اسے حالات و واقعات کے مطابق الگ الگ کر کے قسطوں میں نازل کیا ہے۔ (107) اے رسول! کہہ دیں کہ تم اس پر ایمان لاؤ تو تمھارا ایمان لانا اس کی کچھ شان نہیں بڑھائے گا یا اس کے ساتھ کفر کرو تو تمھارا کفر کرنا اس کی شان میں کچھ کمی نہ کرے گا۔ بلاشبہ جن لوگوں نے پچھلی آسمانی کتابیں پڑھیں اور وحی و نبوت کو پہچانا، ان کے سامنے جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ شکر کرتے ہوئے اللہ کے سامنے اپنے چہروں کے بل گر جاتے ہیں۔ (108) اور وہ اپنے سجدوں میں کہتے ہیں: ہمارا رب وعدہ خلافی سے پاک ہے اور اس نے محمد ﷺ کی بعثت کا جو وعدہ کیا ہے، وہ پورا ہو کر رہے گا۔ بلاشبہ ہمارے رب کا یہ وعدہ اور اس کے علاوہ دوسرے وعدے بھی ہر صورت میں پورے ہونے والے ہیں۔ (109) اور وہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اپنے چہروں کے بل گر پڑتے ہیں اور اس کی خشیت سے روتے ہیں اور قرآن کا سننا اور اس کے معانی میں غور و فکر کرنا ان کی اللہ کے سامنے عاجزی اور خشوع و خضوع اور اس کے ڈر کو بڑھا دیتا ہے۔ (110) اے رسول! ان لوگوں سے کہہ دیں جو آپ کے ان الفاظ: (یا اللہ یا رحمان!) میں دعا کرنے پر اعتراض کرتے ہیں، اللہ اور رحمان دونوں اس پاک ذات کے نام ہیں، لہٰذا تم ان دونوں میں سے جس کسی کے ساتھ یا ان کے علاوہ اس کے باقی ناموں کے ساتھ دعا کرو تو اس پاک ذات کے سبھی نام نہایت اچھے ہیں اور یہ دونوں بھی انھی میں سے ہیں، لہٰذا تم اسے ان دونوں سے یا ان کے علاوہ جو اس کے نام ہیں، ان سے پکارو۔ آپ نماز میں اپنی قراءت اس قدر بلند نہ کریں کہ مشرک آپ کی آواز سنیں اور نہ اتنی پست کریں کہ اہلِ ایمان بھی نہ سن سکیں اور ان دونوں صورتوں کے درمیان راہ تلاش کریں۔ (111) اے رسول! آپ کہہ دیں: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو ہر طرح کی تعریفوں کا مستحق ہے۔ وہ اولاد اور شریک سے پاک ہے، لہٰذا اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے نہ اسے ذلت و کمزوری سے واسطہ پڑتا ہے اور نہ وہ کسی مددگار اور حمایتی کا محتاج ہے۔ آپ اس کی عظمت کے خوب چرچے کریں اور اس کی طرف کسی طرح اولاد کی نسبت کریں نہ اس کی سلطنت میں کسی کو شریک بنائیں اور نہ کسی کو اس کا مددگار اور معاون ہی بنائیں۔

فوائد: ❀ سرکشوں اور ظالموں کی دھمکیوں کے وقت اللہ تعالیٰ کا سہارا لینا واجب ہے۔ ❀ سرکش لوگوں اور ظالموں کا جب اہل حق سے سامنا ہوتا ہے تو وہ قوت و طاقت کے استعمال کا سہارا لیتے ہیں کیونکہ وہ بیان اور دلائل سے ان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا جو حق، عدل، شریعت اور نہایت اعلیٰ حکمتوں پر مشتمل ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے خوف سے نماز میں رونے کا جواز ہے۔ ❀ نماز میں دعا اور قراءت درمیانی آواز میں ہونی چاہیے، نہ زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ۔ ❀ قرآن کریم یقیناً ہر اس نیک عمل پر مشتمل ہے جس سے دلوں کو خوشی ملتی ہے اور روح کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعَشْرُ آيَاتٍ وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلۡ
لَّهٗ عِوَجًا ؕ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾
مّٰكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا ۗ﴿۴﴾ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ كَبُرَتۡ كَلِمَةً
تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ
بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ
اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ
اَحۡسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ؕ﴿۸﴾
اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَالرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ
اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ
اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾
فَضَرَبۡنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

سورۂ کہف مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد و اہداف: اس بات کا بیان کہ فتنوں کے دور میں کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے۔

تفسیر: (1) کمال وجلال کی تمام صفات پر اور ظاہری و باطنی ہر قسم کی نعمتوں پر تعریف کا حق دار صرف اکیلا اللہ ہے جس نے اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر قرآن نازل کیا اور اس قرآن میں کسی قسم کی کجی اور ٹیڑھ رکھی ہے نہ حق سے انحراف۔

(2) بلکہ اس نے اسے ٹھیک ٹھاک بنایا جس میں کوئی تضاد ہے نہ اختلاف تاکہ وہ کافروں کو اللہ کے اس سخت عذاب سے ڈرائے جو ان کا منتظر ہے اور نیک عمل کرنے والے اہلِ ایمان کو ایسی خبر دے جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ ان کے لیے ایسا خوبصورت بدلہ ہے کہ کسی جزا کا اس سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

(3) وہ اس ثواب میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ کبھی ان سے الگ نہیں ہوگا۔

(4) اور (تاکہ) وہ ان یہود و نصاریٰ اور بعض مشرکوں کو ڈرائے جنھوں نے کہا: اللہ اولاد رکھتا ہے۔

(5) یہ جھوٹ باندھنے والے اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کا جو دعویٰ کرتے ہیں، اس کی بابت انھیں علم ہے نہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے اور جن آباء واجداد کی پیروی میں انھوں نے یہ بات کہی ہے، انھیں بھی اس کا علم نہیں تھا۔ یہ بات جو بغیر سوچے سمجھے ان کے منہ سے نکلتی ہے، انتہائی بری ہے۔ وہ سراسر جھوٹی بات کہتے ہیں جس کی کوئی اساس اور بنیاد نہیں۔

(6) سو اے رسول! یوں لگتا ہے کہ اگر یہ لوگ اس قرآن پر ایمان نہ لائے تو آپ اسی رنج وغم میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔ ایسا نہ کریں۔ آپ کی ذمے داری انھیں ہدایت دینا نہیں، آپ کا کام بس تبلیغ کرنا ہے۔

(7) ہم نے روئے زمین پر موجود مخلوقات کو زمین کا حسن بنایا ہے تاکہ ہم انھیں آزمائیں کہ کون اللہ کی رضا والے اچھے کام کرتا ہے اور کس کے عمل برے ہیں تاکہ ہم ہر ایک کو وہ بدلہ دیں جس کا وہ حقدار ہے۔

(8) بلا شبہ ہم روئے زمین پر موجود تمام مخلوقات کو نباتات سے خالی مٹی، یعنی چٹیل میدان بنانے والے ہیں اور ایسا اس زمین پر موجود مخلوقات کی زندگی ختم ہونے کے بعد ہوگا، اس لیے انھیں چاہیے کہ اس سے عبرت پکڑیں۔

(9) اے رسول! آپ غار والوں کے واقعے اور اس تختی کو جس میں ان کے نام درج ہیں، عجیب اور حیرت انگیز نشانی نہ سمجھیں بلکہ اس سے بڑی بڑی حیرت انگیز نشانیاں موجود ہیں، جیسے آسمانوں اور زمین کی تخلیق۔

(10) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب چند مومن نوجوانوں نے اپنا دین بچانے کے لیے غار میں پناہ لی تو انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے التجا کی: اے ہمارے رب! ہم پر اپنی خاص رحمت فرما کہ تو ہمارے گناہ بخش دے، ہمیں ہمارے دشمنوں سے نجات دلا اور ہمارے لیے کافروں سے ہجرت کرنے اور ایمان لانے کو راہِ حق اور درست سمت کی جانب ہدایت پانے کا ذریعہ بنا۔

(11) پھر ان کے وہاں سے چلے جانے اور غار میں پناہ لینے کے بعد ہم نے ان کے کانوں پر پردے ڈال دیے تاکہ وہ آوازیں نہ سن سکیں اور ہم نے کئی برس تک ان پر نیند طاری کر دی۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے کی ذمے داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے لوگوں کو ہدایت پر لانے کے لیے آخری حد تک کوشش اور تبلیغ کرے۔ اگر لوگ ہدایت پا جائیں تو ٹھیک ورنہ وہ ان کے بارے میں غم اور افسوس نہ کرے۔

❀ اصحابِ کہف کے ٹھہرنے کی مقدار جاننے سے ضبطِ حساب، اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اور اس کی حکمت و رحمت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

1 ع 12 13
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ؏ ۱۲
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ
وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۖۗ ۱۳ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا
رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ
قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ۱۴ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ
لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ۱۵ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ
مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۱۶ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ
وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
2 ع 5 14
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ؏ ۱۷ وَ
تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ
ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ
عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۱۸

(12) پھر ان کے لمبا عرصہ سونے کے بعد ہم نے انھیں جگایا تا کہ ہم ظاہر کر دیں کہ ان کے غار میں ٹھہرنے کی مدت میں اختلاف کرنے والے دونوں گروہوں میں سے کون اس ٹھہرنے کی مدت کو زیادہ جانتا ہے۔ (13) اے رسول! ہم آپ کو سچائی کے ساتھ ان کی خبر سے مطلع کرتے ہیں جس میں کوئی شک نہیں۔ بلاشبہ وہ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کی اطاعت والے کام کیے اور ہم نے انھیں ہدایت اور حق پر ثابت قدمی میں مزید ترقی دی تھی۔ (14) ہم نے ان کے دل ایمان اور اس پر جم جانے کے ساتھ اور اس راہ میں اپنے وطن چھوڑنے پر صبر کرنے کے ساتھ مضبوط کیے۔ جب وہ کافر بادشاہ کے سامنے اپنے اکیلے اللہ پر ایمان کے اظہار کے لیے کھڑے ہو گئے اور اس سے کہا: ہمارا رب جس پر ہم ایمان لائے اور جس کی ہم نے عبادت کی، وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی من گھڑت جھوٹے معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم نے اس کے علاوہ کسی کی عبادت کی تو یقیناً ہم نے حق سے ہٹی ہوئی بہت ظلم والی بات کی۔ (15) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوئے: یہ ہماری قوم ہے جس نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں جن کی وہ عبادت کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس ان کی عبادت کرنے کی ایک بھی واضح دلیل نہیں ہے اور اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کی طرف کسی شریک کی نسبت کر کے اس پر جھوٹ گھڑا۔ (16) اور جب تم اپنی قوم سے الگ ہو گئے اور تم نے ان معبودوں کو چھوڑ دیا جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اور تم نے صرف اکیلے اللہ کی عبادت کو اختیار کر لیا تو اپنا دین بچانے کے لیے کسی غار میں جا بیٹھو۔ تمھارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا جس کے ساتھ وہ تمھارے دشمن سے تمھاری حفاظت اور دفاع کرے گا، اور تمھارے معاملات تم پر آسان کر دے گا جن سے تم اس طرح فائدہ اُٹھاؤ گے کہ اپنی قوم کے درمیان نہ رہنے کی کمی پوری ہو جائے گی۔ (17) چنانچہ انھیں جو حکم دیا گیا، انھوں نے اس کی تعمیل کی اور اللہ نے انھیں سلا دیا اور ان کے دشمن سے انھیں محفوظ رکھا۔ اے ان کا مشاہدہ کرنے والے! تو سورج کو دیکھے گا کہ وہ طلوع کے وقت ان کے غار کے دائیں جانب ہٹ جاتا ہے اور جب غروب کے وقت ڈوبتا ہے تو اس کے بائیں جانب سے کترا کر گزر جاتا ہے، اس غار پر نہیں پڑتا اور وہ ہمیشہ سائے میں ہیں۔ انھیں سورج کی گرمی تکلیف نہیں دیتی اور وہ غار کی کھلی جگہ میں ہیں، انھیں حسب ضرورت ہوا میسر آتی ہے۔ انھیں غار میں اس طرح پناہ ملنا، پھر ان پر نیند طاری ہونا، سورج کا ان سے کترا کر گزر جانا، ان کی جگہ کا کشادہ ہونا اور قوم سے ان کا نجات پانا، یہ سب امور اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے عجائبات میں سے ہیں جو اس کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کی توفیق دے، وہی حقیقت میں ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ اس سے بھٹکا دے اور گمراہ کر دے تو آپ اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے جو اسے ہدایت کی توفیق دے اور اس کی طرف اس کی راہنمائی کرے کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کسی اور کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (18) اے ان کی طرف دیکھنے والے! ان کی آنکھوں کے کھلے ہونے کی وجہ سے تم انھیں بیدار سمجھو گے، حالانکہ حقیقت میں وہ سوئے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی نیند ہی میں ان کی کروٹیں کبھی دائیں اور کبھی بائیں بدلتے رہتے ہیں تا کہ مٹی ان کے جسموں کو نہ کھا جائے۔ ان کے ہمراہ جو کتا تھا، وہ بھی غار کی چوکھٹ پر اپنے بازو پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر آپ ان پر جھانکیں اور ان کا مشاہدہ کریں تو ضرور خوف کے مارے بھاگتے ہوئے ان سے پیٹھ پھیر لیں گے اور آپ کا دل ان کے رعب سے بھر جائے گا۔

فوائد: ❀ اِن آیات میں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ فتنے کے خوف سے دین بچانے کے لیے گھر بار، اولاد، قریبی عزیزوں، دوستوں، وطن اور مال و جائداد کو چھوڑ دینا چاہیے۔
❀ نوجوانوں کی تربیت کے اہتمام کی ضرورت ہے کیونکہ وہ پاکیزہ اوصاف دل کے مالک ہوتے ہیں۔ ان میں دلیری و بہادری اور حمیت وغیرت زیادہ ہوتی ہے اور امتوں کی ترقی کا انحصار انھی پر ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت ہے کہ اس نے دائیں بائیں ان کی اس قدر کروٹیں بدلیں کہ زمین نے ان کے جسموں کو خراب نہ کیا اور یہ بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے۔
❀ ضرورت، شکار اور حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے۔ ❀ انسان کو اچھے اور نیک صالح لوگوں کی صحبت اور میل جول سے فائدہ اٹھانا چاہیے، خواہ وہ قدر و منزلت میں ان سے کم ہو۔ کتے کا ذکر صرف اس لیے محفوظ رہ گیا کہ اس نے اصحابِ فضیلت کا ساتھ اختیار کیا۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ
مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾
اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا
عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا
رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا
عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا
عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ
ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ
رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ
اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ ع

3 ع 15

(19) جیسے ہم نے ان کے ساتھ کیا جس میں سے ہم نے اپنی قدرت کے بعض عجائب ذکر کر دیے، اسی طرح ہم نے انھیں ایک لمبی مدت کے بعد جگایا تاکہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں کہ وہ کتنی دیر سوئے رہے۔ ان میں سے کسی نے کہا: ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم سوئے رہے ہیں اور ان میں سے کسی نے کہا، جسے ان کی سوکر گزاری ہوئی مدت کا صحیح اندازہ نہ ہوا: تمھارے سو کر گزارے ہوئے وقت کی مدت تمھارا رب ہی بہتر جانتا ہے، اس لیے اس کے علم کا معاملہ اس کے سپرد کرو اور اس کام میں مشغول ہو جاؤ جو تمھارے لیے مددگار ہو اور اب تم اپنے میں سے کسی کو چاندی کے یہ سکے دے کر شہر بھیجو، جس کا تصور ان کے ذہن میں تھا، تو وہ اچھی طرح دیکھ لے کہ کس کا کھانا زیادہ پاکیزہ اور کمائی زیادہ عمدہ ہے۔ وہ تمھارے لیے اس سے خوراک لے کر آئے۔ وہ شہر میں داخل ہوتے، نکلتے اور معاملہ کرتے وقت غور وفکر اور پوری احتیاط سے کام لے اور کسی کو تمھاری جگہ کی خبر نہ ہونے دے کیونکہ اس سے کوئی بڑی مصیبت آسکتی ہے۔ (20) اگر تمھاری قوم کو تمھاری اطلاع ہوگئی اور تمھاری اس جگہ کا انھیں علم ہو گیا تو وہ پتھروں سے رجم کر کے تمھیں مار دیں گے یا تمھیں اپنے ناحق دین کی طرف لوٹا دیں گے جس پر تم اللہ کی مہربانی سے دینِ حق کی طرف ہدایت پانے سے پہلے تھے۔ اگر تم اس کی طرف پلٹ گئے تو کبھی کامیاب نہ ہوگے، نہ دنیا کی زندگی میں اور نہ آخرت میں، بلکہ دینِ حق جس کی طرف اللہ نے تمھیں ہدایت دی ہے، اس کو چھوڑنے اور اس باطل دین کو اپنانے کی وجہ سے تم دونوں جہانوں میں بہت زیادہ نقصان اٹھاؤ گے۔ (21) جیسے ہم نے ان کے ساتھ حیران کن معاملات کیے جو ہماری قدرت پر دلالت کرتے ہیں کہ انھیں سالہا سال تک سلائے رکھا، پھر انھیں جگایا، اسی طرح ہم نے ان کے شہر والوں کو ان کے بارے میں مطلع کر دیا تاکہ ان کے شہر والے یہ جان لیں کہ اہلِ ایمان کی مدد کا اللہ کا وعدہ سچا، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا برحق اور قیامت یقینی طور پر آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ پھر جب غار والوں کا معاملہ ظاہر ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے تو ان پر مطلع ہونے والوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا کہ ان کے معاملے میں کیا کیا جائے؟ ان میں سے ایک گروہ نے کہا: ان کے غار کے دروازے پر ان کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لیے ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ علم رکھتا ہے۔ ان کا حال بتاتا ہے کہ انھیں اللہ کے ہاں خصوصی مقام حاصل تھا۔ ان پر غلبہ پانے والے جن لوگوں کے پاس علم تھا نہ صحیح دعوت، انھوں نے کہا: ہم تو ان کی اس جگہ پر ان کی تکریم اور ان کے مرتبے کی یادگار کے طور پر ضرور مسجد بنائیں گے۔ (22) ان کے قصے میں بحث مباحثہ کرنے والے بعض لوگ ان کی تعداد کے بارے میں کہیں گے: وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ کہیں گے: وہ پانچ تھے، چھٹا ان کا کتا تھا۔ ان دونوں گروہوں نے یہ بات بغیر کسی دلیل کے محض اندازے ہی سے کہی ہے۔ اور بعض کہیں گے: وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ اے رسول! آپ کہہ دیں: میرا رب ان کی تعداد زیادہ جانتا ہے۔ ان کی تعداد سوائے ان چند لوگوں کے کوئی نہیں جانتا جنھیں اللہ نے ان کی تعداد بتائی ہے، لہٰذا آپ ان کی تعداد اور دیگر حالات کے بارے میں اہلِ کتاب وغیرہ سے بس سرسری گفتگو ہی کریں، زیادہ گہرائی میں نہ جائیں، یعنی ان کے بارے میں جو وحی آپ پر اتری ہے، اسی پر اکتفا کریں۔ ان کے بارے میں کسی سے تفصیلات نہ پوچھیں کیونکہ وہ ان کی تفصیلات نہیں جانتے۔

فوائد: ❀ ان آیات سے وکالت کا جواز ثابت ہوتا ہے، نیز یہ آیات لوگوں کے ساتھ معاملات کرتے وقت نرمی اور حسنِ معاشرت اختیار کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

❀ قبروں پر مسجدیں بنانا، ان میں نماز پڑھنا اور ان پر عمارتیں بنانا ہماری شریعت میں ناجائز ہے۔

❀ اس قصے میں اللہ کی قدرت کی دلیل ہے کہ وہ لوگوں کو قبروں سے اٹھا کر حشر میں اکٹھا کرنے اور ان کا حساب لینے پر قادر ہے۔

❀ یہ آیات دلیل ہیں کہ وہ بحث مباحثہ قابلِ تعریف ہے جو بہت اچھے انداز سے ہو۔

وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَاْىۡءٍ اِنِّىۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ
اللّٰهُ ۫ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ وَقُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّهۡدِيَنِ
رَبِّىۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوۡا فِىۡ كَهۡفِهِمۡ
ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيۡنَ وَازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا
لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ مَا
لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِىٍّ ۫ وَّلَا يُشۡرِكُ فِىۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾
وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ قف
وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ
يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ
وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِيۡدُ زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَ
لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ وَكَانَ
اَمۡرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡيُؤۡمِنۡ
وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡ ۚ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ نَارًا ۙ
اَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنۡ يَّسۡتَغِيۡثُوۡا يُغَاثُوۡا بِمَآءٍ
كَالۡمُهۡلِ يَشۡوِى الۡوُجُوۡهَ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿٢٩﴾

الثلثة

(23) اور اے نبی! آپ جو کام کل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس کے بارے میں ایسا ہرگز نہ کہیں: میں یہ کام کل کروں گا کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ آپ وہ کام کرسکیں گے یا اس کے کرنے میں آپ کے سامنے کوئی رکاوٹ آجائے گی۔ اس حکم کا مخاطب ہر مسلمان ہے۔ (24) مگر آپ اپنے اس فعل کو اللہ کی مشیّت و ارادے سے مشروط کر دیں، یعنی یوں کہیں: اگر اللہ نے چاہا تو کل میں یہ کام ضرور کروں گا۔ اگر آپ یہ کہنا بھول گئے ہوں، تو اپنے قول ''ان شاء اللہ'' سے اپنے رب کو یاد کرلیں۔ اور یہ کہیں: مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت اور توفیق کے قریب کی بات کی راہنمائی کرے گا۔ (25) اصحابِ کہف اپنے اس غار میں تین سو نو سال رہے۔ (26) اے رسول! کہہ دیں: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی غار میں کتنی مدت ٹھہرے رہے اور ہم نے ان کے ٹھہرنے کی مدت بتا دی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بعد کسی کی بات کی کوئی گنجائش نہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پوشیدہ ہے، اس کا خالق اور عالم بھی اللہ پاک اکیلا ہے۔ کیا ہی خوب ہے وہ پاک مالک دیکھنے والا کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور کیا خوب ہے وہ سننے والا کہ وہ ہر چیز کو سنتا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں جو ان کے معاملات کی نگرانی کرے۔ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا، اس لیے وہ اکیلا ہی حکم دینے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح کر دی کہ حکم اس اکیلے ہی کا ہے تو اس نے اپنے رسول (ﷺ) کو حکم دیا کہ وہ اس حکم ربانی کی تلاوت اور پیروی کریں جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے، چنانچہ فرمایا:

(27) اے رسول! اللہ نے جو قرآن آپ کی طرف وحی کیا ہے، اسے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں کیونکہ وہ تمام کی تمام باتیں سچی اور عدل پر مبنی ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے سوا ہرگز کوئی ٹھکانا اور پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے جہاں آپ ٹھکانا حاصل کرسکیں یا اس کے سوا پناہ پکڑ سکیں۔

(28) اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا کریں جو اخلاص کے ساتھ اپنے رب کو صبح و شام دعائے عبادت اور دعائے سوال کے ذریعے سے پکارتے ہیں۔ مال داروں اور اونچے مقام و مرتبہ والوں کو اپنے ساتھ بٹھانے کی خاطر آپ کی آنکھیں ان مخلص ساتھیوں سے نہ پھریں۔ آپ اس کی بات نہ مانیں جس کے دل پر مہر لگا کر ہم نے اسے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے، اور وہ آپ کو مشورہ دیتا ہے کہ فقراء کو اپنی مجلس سے دور رکھیں۔ اس شخص نے اپنے نفس کی خواہشات کو اپنے رب کے حکم سے مقدم جانا، ایسے شخص کے عمل برباد ہو گئے۔ (29) اے رسول! دلوں کی غفلت کی وجہ سے اللہ کا ذکر چھوڑ دینے والے لوگوں سے کہہ دیں: جو میں تمھارے پاس لایا ہوں، وہ حق ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ہے، میری طرف سے نہیں اور میں مومنوں کو اپنے سے دور ہٹانے والی تمھاری اس تجویز کو ہرگز نہیں مانتا۔ تم میں سے جسے اس حق پر ایمان لانا ہے، لے آئے اور وہ جلد اس کی جزا پر خوش ہوگا اور جو اس کے ساتھ کفر کرنا چاہے، وہ کفر کرے اور وہ عنقریب اس سزا پر پچھتائے گا جو اس کے انتظار میں ہے۔ جن لوگوں نے کفر کا انتخاب کر کے خود پر ظلم کیا ہے، بلاشبہ ہم نے ان کے لیے بہت بڑی آگ تیار کی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیرے ہوئے ہوں گی اور وہ اس سے بھاگ نہیں سکیں گے۔ اگر وہ شدتِ پیاس سے پانی طلب کرنے کے لیے فریاد کریں گے تو تیل کی تلچھٹ جیسے سخت گرم پانی سے ان کی فریاد پوری کی جائے گی جو سخت گرم ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے بگاڑ دے گا۔ نہایت برا ہے یہ مشروب جس سے ان کی طلب پوری کی جائے گی۔ وہ ان کی پیاس ختم نہ کرے گا بلکہ الٹا اسے بڑھائے گا اور نہ ان شعلوں کی حرارت کو کم کرے گا جو ان کی کھال ادھیڑ رہے ہوں گے۔ آگ نہایت برا ٹھکانا ہے جس میں وہ اتریں اور قیام کریں گے۔

فوائد: ❀ شرعی سنت اور ادب دونوں کا تقاضا ہے کہ مستقبل کے امور کو اللہ تعالیٰ کی مشیّت اور ارادے سے مشروط ٹھہرایا جائے۔ ❀ نیک لوگوں کی صحبت کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان کی صحبت اور ہم نشینی اختیار کرنے کی مکمل کوشش کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ گھل مل کے رہنا چاہیے، خواہ وہ نیک لوگ فقیر ہی ہوں۔ بلاشبہ ان کی صحبت کے اس قدر فوائد ہیں جو شمار ہی نہیں کیے جاسکتے۔ ❀ حضورِ قلب کے ساتھ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا عمروں اور اوقات میں برکت کا عظیم سبب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ
أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ
يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ
فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ ۚ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ (4 ع 9 16)
لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ
وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ
آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾
وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا
أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ
ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿٣٥﴾
وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ
خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ
أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ
سَوَّاكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لَٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿٣٨﴾

جب اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کا ذکر کیا جو اس نے ظالموں کے لیے تیار کیا ہے تو ساتھ ہی اس عزت والے ثواب کا بھی ذکر کیا جو اس نے اہلِ ایمان کے لیے تیار کیا ہے، چنانچہ فرمایا:

(30) بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، یقیناً انھوں نے اپنا عمل بہت اچھا کر لیا، لہٰذا ان کے لیے عظیم ثواب ہے۔ بلاشبہ ہم اچھا عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے، بلکہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ بغیر کسی کمی کے انھیں دیں گے۔

(31) ان ایمان اور نیک اعمال والے لوگوں کے لیے ٹھہرنے کی ایسی جنتیں ہیں جہاں وہ ہمیشہ قیام کریں گے۔ ان کی رہائش گاہوں کے نیچے جنت کی انتہائی خوش ذائقہ پانی کی نہریں جاری ہوں گی۔ انھیں وہاں سونے کے کنگنوں سے سجایا گیا ہوگا اور وہ وہاں باریک اور موٹے ریشم کے سبز لباس پہنے ہوں گے اور وہ خوبصورت پردوں سے مزین پلنگوں پر براجمان ہوں گے۔ ان کا بدلہ کیا خوب بدلہ ہے اور جنت کیا خوب اور عمدہ آرام گاہ اور ٹھکانا ہے جہاں وہ قیام کریں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ظالموں اور اہلِ ایمان کی جزا کا ذکر فرمایا تو ان دونوں کی مثال بھی بیان فرمائی، چنانچہ فرمایا:

(32) اے رسول! دو آدمیوں، یعنی کافر اور مومن کی مثال بیان کریں۔ ان میں سے کافر کو ہم نے انگوروں کے دو باغ عطا کیے اور دونوں باغوں کو کھجور کے درختوں سے گھیر دیا، پھر ان دونوں کے درمیان خالی جگہ پر ہم نے کھیتیاں بھی اگائیں۔

(33) پھر ہر ایک باغ کھجوروں، انگوروں اور کھیتیوں کی صورت میں خوب پھل لایا اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی بلکہ ہر ایک نے بھرپور پیداوار دی۔ ہم نے ان دونوں باغوں کو آسانی سے سیراب کرنے کے لیے ان کے درمیان نہر جاری کر دی تھی۔

(34) ان دونوں باغوں کے مالک کے پاس ان کے علاوہ دیگر اموال اور پھل بھی تھے تو اس نے اپنے مومن ساتھی پر رعب ڈالنے کے لیے بڑے غرور سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں، حیثیت میں تجھ سے زیادہ معزز ہوں اور میرا جتھا تجھ سے زیادہ مضبوط ہے۔

(35) وہ کافر، مومن کے ہمراہ اپنے باغ میں داخل ہوا تاکہ اسے وہ باغ دکھائے جبکہ وہ کفر اور خود پسندی کی وجہ سے خود پر ظلم کرنے والا تھا۔ اس کافر نے کہا: یہ باغ جو تم دیکھ رہے ہو، میں نے اس کی بقا کے جو اسباب اختیار کیے ہیں، میرا نہیں خیال کہ یہ کبھی فنا ہوگا۔

(36) اور میرا نہیں خیال کہ قیامت آئے گی۔ یہ زندگی ہمیشہ رہے گی اور اگر بالفرض قیامت آ بھی گئی تو جب مجھے اٹھایا جائے گا اور میں اپنے رب کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو اٹھائے جانے کے بعد یقیناً وہاں میں اپنے اس باغ سے زیادہ بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔ دنیا میں میری مالداری کا تقاضا ہے کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد بھی میں مالدار رہوں۔

(37) اس کے مومن ساتھی نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو نے اس ہستی کا انکار کیا جس نے تیرے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر تجھے مادہ منویہ سے پیدا کیا، پھر تجھے مرد انسان بنا دیا اور تجھے متوازن اعضاء دیے اور پورا آدمی بنایا؟ لہٰذا جو ان تمام باتوں پر قادر ہے، وہ تجھے دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔

(38) لیکن میں تو تیرے والی یہ بات نہیں کہتا۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ اللہ پاک ہی میرا رب ہے جو ہم پر اپنی نعمتوں سے فضل و احسان کرنے والا ہے اور میں عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔

فوائد: ❀ حصولِ ثواب اور نجات کی دو بنیادیں ہیں: (1) ایمان۔ (2) نیک اعمال۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ثواب انھی دو چیزوں پر رکھا ہے۔ ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ کافر کی مالداری کے رعب سے متاثر نہ ہو۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی خیر خواہی کرے اور اسے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے کی طرف مائل کرے، نیز اسے اللہ کے انعامات و احسانات پر شکر بجالانے کا راستہ دکھائے۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ
يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ
لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ
اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ
5 ع 13 17
لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ
الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَ
الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ
تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾

(39) جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا: جو کچھ ہوتا ہے، اللہ کی مشیّت اور ارادے سے ہوتا ہے۔ اللہ کے بغیر کسی کو بھی قوت حاصل نہیں۔ وہی جو چاہتا ہے، کرتا ہے اور وہی طاقت والا ہے۔ اگر تو مجھے مالی اعتبار سے اپنے سے زیادہ فقیر اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔

(40) تو مجھے توقع ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا کردے اور تیرے باغ پر آسمان سے عذاب بھیج دے تو تیرا یہ باغ چٹیل میدان بن جائے جس میں کوئی سبزہ نہ رہے اور اس قدر چکنا میدان بن جائے کہ اس میں پاؤں پھسلیں۔

(41) یا اس کا پانی زمین میں اس قدر گہرا ہو جائے کہ تو کسی ذریعے سے اسے حاصل نہ کر سکے۔ جب اس کا پانی گہرا ہو جائے گا پھر تو وہ باغ بھی باقی نہیں رہے گا۔

(42) اور مومن جو توقع کر رہا تھا وہی ہوا، چنانچہ کافر کے باغ کے پھلوں کو تباہی نے گھیر لیا اور کافر نے اس کی آبادکاری اور اصلاح میں جو مال خرچ کیا تھا، شدید حسرت اور پچھتاوے سے اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنے ان ستونوں اور چھپروں پر گرا پڑا تھا جن پر انگوروں کی بیلیں پھیلائی جاتی تھیں اور وہ یہ کہہ رہا تھا: اے کاش! میں اپنے اکیلے رب پر ایمان لاتا اور اس کے ساتھ اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔

(43) اس کافر کا کوئی جتھا اسے اترنے والے اس عذاب سے بچانے نہ آیا، حالانکہ اسے اپنے جتھے پر بڑا غرور تھا اور نہ وہ خود ہی باغ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تباہی سے بچا سکا۔

(44) یہیں سے ثابت ہے کہ نصرت وحکومت کا اختیار اکیلے اللہ کا ہے۔ وہی پاک ہستی اپنے اہلِ ایمان اولیاء کو بہتر ثواب دینے والی ہے، وہ انھیں دگنا ثواب عطا کرتی ہے۔ ان کے انجام کے اعتبار سے بھی وہی ذات ان کے لیے بہتر ہے۔

(45) اور اے رسول! دنیا کے دھوکے فریب میں مبتلا لوگوں کے لیے اس کی مثال بیان کریں: اس کے زوال پانے اور جلد ختم ہو جانے کی مثال بارش کے اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا تو اس سے زمین میں کئی طرح کی نباتات اگیں، پھر پک کر تیار ہو گئیں، آخر کار وہ چورا چورا ہو گئیں جن کے اجزاء کو ہوائیں دوسرے مقامات پر اڑائے پھرتی ہیں اور زمین پھر پہلے کی طرح ہو گئی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر ہمیشہ سے پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ جسے چاہے زندہ رکھے اور جسے چاہے ختم کر دے۔

(46) مال اور اولاد تو دنیاوی زندگی کی زیب وزینت ہے اور آخرت میں اس مال کا کوئی فائدہ نہیں الا یہ کہ وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کیا جائے۔ اچھے اعمال اور اقوال جو اللہ کو پسند ہیں، وہ ثواب کے اعتبار سے دنیا میں موجود ہر زینت سے بہتر ہیں۔ یہی وہ نیکیاں ہیں جن کی انسان امید رکھتا ہے کیونکہ دنیا کی زیب وزینت فنا ہونے والی ہے اور اللہ کے پسندیدہ اعمال و اقوال کا ثواب ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

(47) اس دن کو یاد کریں جب ہم پہاڑوں کو ان کی جگہوں سے ہٹا دیں گے اور پہاڑوں، درختوں اور عمارتوں کے ختم ہو جانے کی وجہ سے تم زمین کو صاف اور کھلی دیکھو گے۔ ہم تمام مخلوقات کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔ سب کو دوبارہ اٹھائیں گے۔

فوائد: ❀ ہر شخص کو چاہیے کہ جب اسے اپنے مال واولاد میں سے کوئی چیز بھلی لگے تو اس نعمت کی نسبت اس کے عطا کرنے والے کی طرف کرے، یعنی یوں کہے: مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ❀ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے۔ ❀ جس کا مال اس کے لیے گھاٹے، سرکشی، بغاوت اور کفر کا باعث ہو، اس کے بارے میں یہ دعا کرنا جائز ہے کہ اللہ اس کا مال تباہ و برباد کر دے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ وہ کثرت سے باقی رہنے والی نیکیاں کرے۔ ان سے قول وفعل کا ہر وہ نیک عمل مراد ہے جو آخرت کے لیے باقی رہے۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ
الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ
يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً
وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ
لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا 6 ع 5 18
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ
لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ
لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ 7 ع 4 19
لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

(48) سب لوگوں کو آپ کے رب کے سامنے صفیں باندھے پیش کیا جائے گا، پھر وہ ان کا محاسبہ کرے گا اور ان سے کہا جائے گا: یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ آئے ہو جس طرح ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ تم تو سمجھتے تھے کہ تمھیں ہرگز دوبارہ نہ اٹھایا جائے گا اور ہم تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے ہرگز کوئی وقت اور جگہ مقرر نہیں کریں گے۔

(49) اعمال کی کتاب سامنے رکھ دی جائے گی تو کچھ اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں پکڑیں گے اور کچھ اسے بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے۔ اے انسان! اس دن تو کافروں کو دیکھے گا کہ وہ اس تحریر سے ڈر رہے ہوں گے جو ان کے اعمال نامے میں ہوگی کیونکہ وہ اپنے کفر اور نافرمانیوں سے بخوبی آگاہ ہوں گے جو انھوں نے آگے بھیجیں۔ وہ کہیں گے: ہائے ہماری ہلاکت و بربادی اور مصیبت! اس کتاب کو کیا ہے جس نے ہمارا کوئی چھوٹا بڑا عمل محفوظ اور شمار کیے بغیر نہیں چھوڑا۔ جو نافرمانی کے کام انھوں نے دنیا کی زندگی میں کیے تھے، ان سب کو وہاں لکھا ہوا موجود پائیں گے۔ اے رسول! آپ کا رب کسی پر ظلم وستم نہیں کرے گا، لہٰذا وہ کسی کو بغیر گناہ کے سزا نہیں دے گا اور نہ کسی اطاعت گزار کی اطاعت کے اجر میں کوئی کمی کرے گا۔

(50) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدۂ تعظیمی کرو تو ان سب نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سجدہ کیا مگر ابلیس جو جنوں میں سے تھا اور فرشتوں میں سے نہ تھا، اس نے سجدہ کرنے سے انکار اور تکبر کیا، اس لیے وہ اپنے رب کی اطاعت سے نکل گیا۔ تو اے لوگو! کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو اور ان سے محبتیں بڑھاتے ہو، حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں، پھر تم اپنے دشمنوں کو اپنا دوست کیسے بناتے ہو؟! ان ظالموں کی یہ حرکت نہایت قبیح اور بری ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی دوستی کے مقابلے میں شیطان کو اپنا دوست بنایا۔

(51) یہ جنھیں تم نے میرے علاوہ کارساز بنا رکھا ہے، وہ بھی تمھاری طرح بندے ہیں۔ میں نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ان کی پیدائش کے وقت انھیں حاضر نہیں رکھا بلکہ ان کا تو وجود ہی نہیں تھا اور نہ میں نے انھیں ایک دوسرے کی پیدائش کے وقت موجود رکھا۔ سو میں اکیلا ہی پیدا کرنے اور تدبیر کرنے والا ہوں۔ میں نے گمراہ کرنے والے جن وانس کے شیاطین سے کوئی مدد حاصل نہیں کی اور میں مددگاروں سے ہر طرح بے نیاز ہوں۔

(52) اے رسول! ان سے قیامت کے اس دن کا ذکر کریں جب اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کہے گا جنھوں نے دنیا میں اس کے ساتھ شریک بنائے: میرے ان شریکوں کو بلاؤ جنھیں تم میرا شریک سمجھتے تھے کہ وہ تمھاری مدد کریں تو وہ انھیں پکاریں گے مگر وہ ان کی پکار کا جواب دیں گے نہ ان کی مدد کریں گے اور ہم ان عبادت گزاروں اور ان کے معبودوں کے درمیان جائے ہلاکت، یعنی جہنم کی آگ حائل کر دیں گے جس میں وہ سب پڑے ہوں گے۔

(53) مشرک آگ دیکھیں گے تو انھیں پورا یقین ہو جائے گا کہ وہ اس میں داخل ہونے والے ہیں اور وہ اس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔

(54) ہم نے محمد (رسول اللہ ﷺ) پر نازل ہونے والے اس قرآن میں ہر طریقے سے کئی طرح کی بہت سی مثالیں بیان کر دی ہیں تاکہ وہ نصیحت وعبرت حاصل کریں، لیکن انسان اور بالخصوص کافر اکثر ناحق جھگڑالو ہی ثابت ہوا ہے۔

فوائد: ❀ بندے کو قیامت کی ہولناکیاں یاد رکھنی چاہئیں اور اس دن کے لیے عمل کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کی ہولناکیوں سے نجات پا سکے اور اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی رضامندی سے سرفراز ہو سکے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ آدم علیہ السلام اور پوری نسل انسانی کو یہ عزت بخشی کہ ان کی پیدائش کے آغاز میں تمام فرشتوں سے انھیں تعظیمی سجدہ کرایا۔ ❀ ان آیات میں شیطان کو دشمن بنا کر رکھنے کی ترغیب ہے۔ ❀ قرآنِ کریم نہایت عظمت وجلال والی اور ہر اعتبار سے کامل کتاب ہے کہ اس میں نفع بخش علوم اور ابدی نیک بختی کے حصول کا ہر راستہ بتا دیا گیا ہے اور ہر اس طریقے کی وضاحت ہے جو شر سے بچاتا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ
الْعَذَابُ قُبُلًا ۝۵۵ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا
بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝۵۶ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا
اِذًا اَبَدًا ۝۵۷ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا
كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا
مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝۵۸ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا
لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۵۹ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى
اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝۶۰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ
بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱ فَلَمَّا
جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝۶۲

8 ع 6 20

(55) ان دشمنی رکھنے والے کفار کو محمد (ﷺ) کے اپنے رب کی طرف سے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے سے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے سے اظہار و بیان کی کسی کمی کوتاہی نے نہیں روکا کیونکہ یقیناً قرآن میں ان کے لیے کئی مثالیں بیان کی گئی ہیں اور واضح دلائل بھی ان کے پاس آئے ہیں۔ انھیں بس اس چیز نے روکا ہے کہ وہ ڈھٹائی اور بے شرمی سے سابقہ قوموں والے عذاب کا مطالبہ کر رہے ہیں اور جس عذاب سے انھیں ڈرایا گیا، اسے آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ (56) ہم اپنا جو رسول بھیجتے ہیں، وہ ایمان والوں اور اطاعت گزاروں کو خوشخبری دینے اور کافروں اور نافرمانوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں اور ان رسولوں کا دلوں پر اختیار نہیں ہوتا کہ وہ انھیں ہدایت پر لگا لیں۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے روشن دلائل کے باوجود رسولوں سے جھگڑتے ہیں تاکہ وہ اپنے باطل کے ذریعے سے محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والے حق کو لڑکھڑا دیں اور انھوں نے قرآن اور جس چیز سے انھیں ڈرایا گیا، اسے ٹھٹھا مذاق بنا ڈالا۔ (57) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے سے نصیحت کی جائے تو وہ ان میں بیان کیے گئے عذاب کے وعدوں کی پروا نہ کرے اور ان سے سبق حاصل کرنے سے منہ موڑ لے، اس کفر اور نافرمانیوں کو بھول جائے جو اس نے دنیا کی زندگی میں آگے بھیجیں اور ان سے توبہ نہ کی۔ بلاشبہ ہم نے ایسی صفات کے حامل لوگوں کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں جو انھیں قرآن کے سمجھنے سے دور رکھتے ہیں اور ان کے کانوں میں بھی ایسے ڈاٹ ڈال دیے ہیں جن سے ان کا قرآن سننا اور اسے قبول کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اگر آپ انھیں ایمان کی طرف بلاتے رہیں تو وہ اس وقت تک آپ کی دعوت کبھی قبول نہیں کریں گے جب تک ان کے دلوں پر پردے اور کانوں میں ڈاٹ پڑے ہیں۔ (58) تاکہ ان جھٹلانے والوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ جلد عذاب آنے کی امید اور انتظار نہ کریں اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا: اے رسول! آپ کا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ وہ ایسا رحیم ہے کہ اس کی رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ وہ نافرمانوں کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ اس کے حضور توبہ کر لیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان منہ پھیرنے والوں کو ان کے جرائم کی سزا میں پکڑے تو یقیناً انھیں دنیا کی زندگی میں جلد عذاب دے دے لیکن وہ نہایت حوصلے والا، خوب رحم کرنے والا ہے، اس نے ان کا عذاب ٹال دیا تاکہ وہ توبہ کریں، بلکہ ان کے لیے ایک جگہ اور وقت مقرر ہے جس میں توبہ نہ کرنے کی صورت میں انھیں ان کے کفر اور منہ پھیرنے کی سزا ملے گی، پھر وہ اللہ کے سوا پناہ پکڑنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔ (59) یہ کافر بستیاں جو تمھارے قریب ہیں جیسے قومِ ہود، قومِ صالح اور قومِ شعیب کی بستیاں، ان کے رہنے والوں نے جب کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک مدت مقرر کر رکھی تھی۔ (60) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم یوشع بن نون (علیہ السلام) سے کہا: میں تو ہمیشہ چلتا ہی رہوں گا حتی کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں یا پھر عرصۂ دراز تک چلتا رہوں گا حتی کہ اس نیک بندے سے ملاقات ہو جائے تو اس سے علم حاصل کروں۔ (61) چنانچہ وہ دونوں چلے اور جب دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو وہاں اپنی وہ مچھلی بھول گئے جو انھوں نے زادِ راہ کے طور پر ساتھ رکھی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو زندہ کیا اور اس نے دریا میں سرنگ نما راستہ بنا لیا جسے پانی نے مل کر ختم نہ کیا۔
(62) پھر جب وہ دونوں اس جگہ سے آگے بڑھے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: لاؤ ہمارا ناشتہ دو، یقیناً ہم تو اپنے اس سفر میں شدید تھکاوٹ کا شکار ہو گئے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت ہے کہ اس نے باطل کے ذریعے سے حق ٹھکرانے والوں کو حق کے غلبے اور اسے نمایاں کرنے کا، نیز باطل کی قلعی کھولنے اور اس کی خرابی ظاہر کرنے کا سبب بنایا ہے۔ ❀ مذکورہ آیات میں حق کا علم ہونے کے بعد اسے ٹھکرانے والے کو ڈرایا گیا ہے کہ ہو سکتا ہے اس کے بعد اس کے اور حق کے درمیان ایسی رکاوٹ آ جائے کہ قبولِ حق کا امکان ہی نہ رہے اور یہ سب سے بڑا ڈراوا ہے۔ ❀ علم اور اسے حاصل کرنے کے لیے سامانِ سفر باندھنے کی فضیلت اور فضلاء و علماء کی ملاقات کو غنیمت سمجھنا، خواہ ان کے علاقے دور ہی ہوں۔ ❀ «الحوت» کا لفظ چھوٹی بڑی تمام مچھلیوں پر بولا جاتا ہے۔ اور قرآن میں «السمک» کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ مچھلی کے لیے قرآن میں حوت، نون اور لحم طری (تازہ گوشت) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔
❀ مستحب بات یہ ہے کہ آدمی ذہین و فطین اور سمجھدار شخص کو اپنا خادم اور سیکرٹری بنائے تاکہ اس کا کام اچھے طریقے سے پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَ
مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي
الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا
قَصَصًا ۙ ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى
اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾
قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾
قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ ع 9 / 11 / 21
قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾
فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

(63) خادم نے کہا: آپ نے دیکھا اس وقت کیا ہوا جب ہم چٹان سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے؟! میں آپ کو مچھلی کا معاملہ بتانا بھول گیا۔ دراصل شیطان ہی نے مجھے بھلایا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ مچھلی تو وہاں زندہ ہوگئی تھی اور اس نے بڑے انوکھے طریقے سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔

(64) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: یہی تو ہماری منزل تھی جس کی تلاش میں ہم آئے تھے۔ وہی اس نیک آدمی کے مقام کی نشانی تھی، چنانچہ وہ دونوں وہیں سے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے دیکھتے واپس آئے تاکہ راستہ نہ بھول جائیں حتی کہ وہ اس چٹان کے پاس پہنچ گئے اور وہاں سے پھر مچھلی کے دریا میں داخل ہونے کی جگہ پر آئے۔

(65) چنانچہ جب وہ دونوں مچھلی کے غائب ہونے کی جگہ پہنچے تو وہاں انھیں ہمارے نیک بندوں میں سے ایک بندہ ملا (اور وہ تھے خضر علیہ السلام) جسے ہم نے اپنی خاص رحمت عطا کر رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا جس سے لوگ واقف نہیں ہوتے اور اسی پر یہ قصہ مشتمل ہے۔

(66) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے نہایت تواضع اور نرمی سے درخواست کی: کیا مجھے آپ کی خدمت میں رہنے کی اجازت ہے تاکہ آپ اس علم میں سے مجھے سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور وہ حق کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

(67) خضر (علیہ السلام) نے کہا: آپ میرے علم (کے نتائج) کو دیکھ کر اس پر صبر نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہ اس علم کے موافق نہیں ہے جو آپ کے پاس ہے۔

(68) آپ جن افعال کی حقیقت ہی سے ناآشنا ہیں، انھیں دیکھ کر ان پر صبر کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ آپ تو اپنے علم کے مطابق ان پر حکم لگائیں گے؟!

(69) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان شاء اللہ آپ ضرور مجھے ان افعال پر صابر پائیں گے جو میں آپ سے رونما ہوتے دیکھوں گا۔ میں آپ کا اطاعت گزار رہوں گا اور آپ جو حکم دیں گے، میں اس میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

(70) خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اچھا، اگر آپ نے میرے ساتھ چلنا ہی ہے تو میرا جو کام آپ دیکھیں، اس کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ پوچھیں یہاں تک کہ میں خود اس کے سبب کی وضاحت کر دوں۔ (71) پھر جب دونوں کا اس پر اتفاق ہوگیا تو وہ دونوں دریا کے کنارے کی طرف چلے یہاں تک کہ انھیں ایک کشتی ملی تو اس میں سوار ہوگئے۔ انھوں نے خضر علیہ السلام کی عزت واحترام کرتے ہوئے اجرت بھی نہ لی۔ خضر نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھیڑ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جن کشتی والوں نے بغیر اجرت اور کرائے کے ہمیں سوار کیا، آپ نے ان کی کشتی توڑ دی، اس لیے کہ اس کے سوار ڈوب جائیں؟! یقیناً آپ نے بڑا خطرناک کام کیا ہے۔ (72) خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے کام دیکھ کر انھیں کسی صورت برداشت نہیں کر سکیں گے؟! (73) موسیٰ علیہ السلام نے خضر سے کہا: میں نے آپ سے کیا ہوا عہد جو بھولنے کی وجہ سے پورا نہیں کیا، اس پر میری پکڑ نہ کیجیے اور اپنی صحبت کے بارے میں مجھے تنگی اور سختی میں نہ ڈالیے۔ (74) پھر کشتی سے اترنے کے بعد وہ دونوں ساحل پر چلنے لگے اور انھوں نے ایک نابالغ لڑکا دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر نے اسے قتل کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک بے گناہ معصوم کی جان لے لی جو بالغ بھی نہیں تھا؟! یہ تو آپ نے بڑی ہی بے جا اور ناپسندیدہ حرکت کی ہے۔

فوائد: ❀ بندے پر اللہ کی مدد ونصرت اسی حساب سے نازل ہوتی ہے جس قدر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم بجالاتا ہے اور اللہ کے حکموں کی تعمیل کرنے والے کی جو مدد ہوتی ہے، وہ کسی دوسرے کی نہیں ہوتی۔

❀ استاد کے ادب واحترام کا بیان اور شاگرد کو چاہیے کہ استاد سے انتہائی دھیمے اور نرم لہجے میں بات کرے۔

❀ بھول چوک پر کوئی پکڑ نہیں ہوتی اور بھول چوک ذمہ دار ٹھہرانے کے ضمن میں نہیں آتی اور نہ اس پر کسی حکم کا نفاذ ہوتا ہے۔

❀ عالم فاضل شخص کو بھی کسی خاص فن میں ماہر شخص سے علم حاصل کرنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہیے اگر اسے اس میں مہارت نہ ہو، خواہ وہ شخص کئی اعتبار سے اس سے کم علم ہو۔

❀ علم اور دیگر فضائل کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے، اس کا اقرار کرنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے۔